قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (اٰل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

Online Edition

مدیر: ابو سعید

سوموار 20/ جون 2022ء | 20 ذوالقعدہ 1443 ہجری قمری | 20/احسان 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 122

ارشاد باری تعالیٰ

فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسۡتَطَعۡتُمۡ وَاسۡمَعُوۡا وَاَطِیۡعُوۡا وَاَنۡفِقُوۡا خَیۡرًا لِّاَنۡفُسِکُمۡ ؕ وَمَنۡ یُّوۡقَ شُحَّ نَفۡسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۷﴾ اِنۡ تُقۡرِضُوا اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا یُّضٰعِفۡہُ لَکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ شَکُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ﴿۱۸﴾

(التغابن: 17-18)

ترجمہ: پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس حد تک تمہیں توفیق ہے اور سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو (یہ) تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ اور جو نفس کی کنجوسی سے بچائے جائیں تو یہی ہیں وہ لوگ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ اگر تم اللہ کو قرضہ حسنہ دو گے (تو) وہ اُسے تمہارے لئے بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت قدر شناس (اور) بردبار ہے۔

فرمانِ رسول ﷺ

اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

(بخاری کتاب الزکاۃ باب اتقوا النار)

جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر ہی سہی۔

فرمان خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مجھے یقین ہے اور خدا تعالیٰ کے سلوک کو دیکھتے ہوئے جو وہ جماعت سے کرتا چلا آرہا ہے مَیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس یقین پر قائم ہوں کہ جو بھی جماعتی ضروریات ہوں گی اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان شاء اللہ پوری فرماتا رہے گا۔ نئے کاموں، نئے منصوبوں کو وہی دل میں ڈالتا ہے اور ڈالتا بھی اسی لئے ہے کہ اس کے نزدیک جماعت اس کام کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس آخری زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ذریعے سے مالی قربانیوں کے جہاد ہونے تھے اس لئے ایک لمبے عرصے کے بعد ان لوگوں کے دلوں میں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے وسعت بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ اس زمانے میں جبکہ ہر طرف مادیت کا دور دورہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں میں سے ایک بہت بڑی تعداد ہے جو مالی قربانیاں کرنا جانتی ہے اور ان نمونوں کو قائم کرنے والی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلتے ہوئے صحابہ نے کئے۔ یہ مالی قربانی، قربانی تو یقیناً ہے جیسا کہ مَیں نے کہا لیکن اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں میں اس قربانی کی صلاحیت بھی پیدا کر دی ہے جس کے اعلیٰ ترین نمونے ہمارے سامنے ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائے تھے۔

(خطبہ جمعہ 31/ مارچ 2006ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

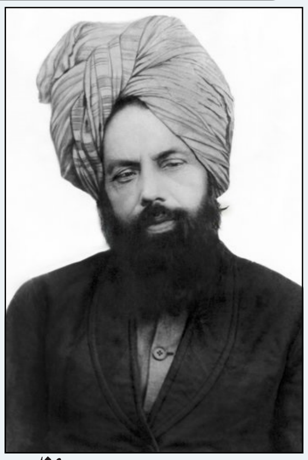

اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ اس مہم عظیم کے روبراہ کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا۔

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 10-12)

تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو، پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کرکے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کرکے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو۔ بلکہ یہ اُس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے۔ اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 497-498)

اس شمارہ میں

- معرفت حق (منظوم)
- اے ملکہ برطانیہ! پلاٹینم جوبلی مبارک ہو
- خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
- خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
- مالی قربانی اور اس کے ثمر
- محترم بھائی عبد الرحیم دیانت، درویش قادیان کا ذکر خیر

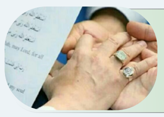

دربارِ خلافت

قرآن کا مقصد اور انسانی ذمہ داریاں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’قرآن کا مقصد تھا وحشیانہ حالت سے انسان بنانا۔ انسانی آداب سے مہذب انسان بنانا تا شرعی حدود اور احکام کے ساتھ مرحلہ طے ہو اور پھر باخدا انسان بنانا۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 53 ایڈیشن 2003ء)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ:

’’یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ قرآنِ کریم میں عملی اور علمی تکمیل کی ہدایت ہے۔ چنانچہ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ (الفاتحہ: 6) میں تکمیل علمی کی طرف اشارہ ہے اور تکمیل عملی کا بیان صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ (الفاتحہ: 7) میں فرمایا کہ جو نتائج اکمل اور اتم ہیں وہ حاصل ہو جائیں۔ جیسے ایک پودا جو لگایا گیا ہے جب تک پورا نشوونما حاصل نہ کرے اس کو پھل پھول نہیں لگ سکتے۔ اسی طرح اگر کسی ہدایت کے اعلیٰ اور اکمل نتائج موجود نہیں ہیں۔ وہ ہدایت مردہ ہدایت ہے۔ جس کے اندر کوئی نشوونما کی قوت اور طاقت نہیں ہے...‘‘ فرمایا کہ ’’قرآن شریف ایک ایسی ہدایت ہے کہ اُس پر عمل کرنے والا اعلیٰ درجہ کے کمالات حاصل کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے اس کا ایک سچا تعلق پیدا ہونے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس کے اعمالِ صالحہ جو قرآنی ہدایتوں کے موافق کیے جاتے ہیں وہ ایک شجرِ طیب کی مثال جو قرآن شریف میں دی گئی ہے، بڑھتے ہیں اور پھل پھول لاتے ہیں۔ ایک خاص قسم کی حلاوت اور ذائقہ اُن میں پیدا ہوتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 121-122 ایڈیشن 2003ء)

پس اگر قرآنِ کریم کا حق ادا کرتے ہوئے قرآنِ کریم کو پڑھا جائے اور پھر اُس کے احکامات پر عمل کرنے کی طرف توجہ ہو تو عملی طور پر بھی ایک نمایاں تبدیلی انسان میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ اخلاقی قدریں پیدا ہو جاتی ہیں۔ فرمایا کہ وحشیانہ حالت سے نکل کر ایسا شخص جس نے قرآنی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کیا ہو، مہذب اور باخدا انسان بنتا ہے اور باخدا انسان وہ ہوتا ہے جس کا خدا تعالیٰ سے ایک خاص اور سچا تعلق پیدا ہو جاتا ہے، جس کی مثال اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں شجرہ طیبہ کی دی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَصۡلُہَا ثَابِتٌ وَّ فَرۡعُہَا فِی السَّمَآءِ (ابراہیم: 25) کہ اُس کی جڑیں مضبوطی کے ساتھ قائم ہوتی ہیں اور اُس کی شاخیں آسمان کی بلندی تک پہنچ رہی ہوتی ہیں۔ اس کی وضاحت ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوں فرمائی ہے۔ فرمایا کہ اس جگہ اللہ تعالیٰ نے کھول دیا کہ وہ ایمان جو ہے وہ بطور تخم اور شجر کے ہے اور اعمال جو ہیں وہ آبپاشی کے بجائے ہیں۔ یعنی آبپاشی کی جگہ ہیں، اعمال ایسے ہیں جس طرح کہ پودے کو پانی دیا جائے۔ فرمایا: قرآنِ شریف میں کسان کی مثال ہے کہ جیسا وہ زمین میں تخم ریزی کرتا ہے، ویسا ہی یہ ایمان کی تخم ریزی ہے۔ وہاں آبپاشی ہے، یہاں اعمال۔ فرمایا: پس یاد رکھنا چاہئے کہ ایمان بغیر اعمال کے ایسا ہے جیسے کوئی باغ بغیر انہار کے۔ یعنی اُس میں پانی اور نہریں نہ ہوں، دریا نہ ہو۔ فرمایا: جو درخت لگایا جاتا ہے اگر مالک اُس کی آبپاشی کی طرف توجہ نہ کرے تو ایک دن خشک ہو جائے گا۔ اسی طرح ایمان کا حال ہے۔ وَالَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا (العنکبوت: 70)۔ یعنی تم ہلکے کام پر نہ رہو بلکہ اس راہ میں بڑے بڑے مجاہدات کی ضرورت ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ 649 ایڈیشن 2003ء)

اس لئے آپ نے شروع میں فرمایا کہ قرآنِ شریف جو تمہیں بنانا چاہتا ہے، وہ تم اُس وقت بن سکتے ہو جب شرعی حدود جو لگائی ہیں، قرآنِ کریم نے جو احکامات دیئے ہیں، اُن کو مرحلہ وار اپنے اوپر لاگو کرو۔ اور اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آرام سے نہیں ہو جاتا ہے، اس کے لئے مجاہدات کی ضرورت ہے۔

(خطبہ جمعہ 26/ جولائی 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

معرفتِ حق

(کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

آواز آ رہی ہے یہ فونو گراف سے
ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے

جب تک عمل نہیں ہے دلِ پاک و صاف سے
کمتر نہیں یہ مشغلہ بت کے طواف سے

باہر نہیں اگر دلِ مردہ غلاف سے
حاصل ہی کیا ہے جنگ و جدال و خلاف سے

وہ دیں ہی کیا ہے جس میں خدا سے نشاں نہ ہو
تائیدِ حق نہ ہو، مددِ آسماں نہ ہو

مذہب بھی ایک کھیل ہے جب تک یقیں نہیں
جو نور سے تہی ہے خدا سے وہ دیں نہیں

دینِ خدا وہی ہے جو دریائے نور ہے
جو اس سے دور ہے وہ خدا سے بھی دور ہے

دینِ خدا وہی ہے جو ہے وہ خدا نما
کس کام کا وہ دیں جو نہ ہووے گرہ کشا

جن کا یہ دیں نہیں ہے، نہیں ان میں کچھ بھی دم
دنیا سے آگے ایک بھی چلتا نہیں قدم

وہ لوگ جو کہ معرفتِ حق میں خام ہیں
بت ترک کر کے پھر بھی بتوں کے غلام ہیں

(اخبار الحکم 24 نومبر 1901ء)

اداریہ

اے ملکہ برطانیہ! پلاٹینم جوبلی مبارک ہو

خوش رہو اور صحت و سلامتی سے کئی سال جیو

آج کل پورے برطانیہ میں جشن کا سا سماں ہے۔ ملکہ معظّمہ الزبتھ الیگزینڈرا میری کو اپنے شاہی تخت پر بیٹھے ہوئے 70سال ہو رہے ہیں۔ جس خوشی میں پوری برطانوی قوم پلاٹینم جوبلی منا رہی ہے۔ ہر سطح پر سرکاری و نجی تقاریب منعقد کر کے ملکہ معظّمہ کو خراج عقیدت پیش کیا جا رہا ہے۔ ٹی وی اور ریڈیو پر پروگرامز نشر کر کے ملکہ کے سنہری حروف سے لکھے جانے والے اہم اور تاریخی کارہائے نمایاں کا ذکر ہو رہا ہے۔ نیشنل اور قومی اخبارات، رسائل اور میگزینز ملکہ معظّمہ کی زندگی پر کالم، آرٹیکلز، فیچرز اور مضامین شائع کر رہے ہیں، اور یہ جملہ اخبارات و رسائل کے سرورق ملکہ کی فوٹوز سے سجے نظر آرہے ہیں۔

گھر اور گلی کوچے رنگ برنگی لائٹوں، جھنڈیوں اور ملکہ کی تصویروں اور قومی پرچموں سے سج گئے ہیں۔ یو کے کے ساتھ ساتھ اس سلطنت سے منسلکہ دیگر ممالک وریاستوں یعنی انگلینڈ، اسکاٹ لینڈ، ویلز اور نادرن آئرلینڈ کے پرچموں کی بھی تصاویر دیکھنے کو مل رہی ہیں۔ بعض گھروں پر Lighting سے بھی ماحول میں رنگینیاں بکھر رہی ہیں۔ بکنگھم پیلس اور ملکہ معظّمہ کی دیگر رہائش گاہوں کے ارد گرد عوام کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ اور وہ بادشاہت کے دیوانے ملکہ سے عقیدت، محبت اور پیار کا اظہار کرتے نظر آتے ہیں۔

وطن سے محبت کو جزو ایمان سمجھتے ہوئے آج برطانیہ میں بسنے والے احمدیوں، دنیا بھر کے لاکھوں قارئین الفضل، کارکنان، نمائندگان اور معاونین بالخصوص ممبران ٹیم الفضل کی طرف سے ملکہ معظّمہ کو نہایت ادب کے ساتھ پلاٹینم جوبلی پر نہ صرف مبارکباد پیش کرتے ہیں بلکہ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! ملکہ برطانیہ کی صحت، عمر اور اس کی سلطنت دراز کر کہ اس کے سایہ عافیت میں ہم اسی طرح مذہبی اور اظہار رائے کی آزادی رکھتے ہیں جس طرح ہندوستان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک دور میں 1897ء میں کوئین وکٹوریہ ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند کے ذریعہ حاصل تھی۔ حضرت اقدسؑ نے خاص طور پر مورخہ 25 مئی 1897ء کو ایک رسالہ تحفہ قیصریہ شائع فرمایا اور 19 جون 1897ء کو ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر قادیان میں ایک جلسہ منعقد فرمایا جس میں ملکہ معظّمہ کے لیے دعا بھی کی۔

ہم احمدی برطانیہ میں کسی بھی جگہ پر قوانین کے پابند رہتے ہوئے اپنے مذہب کا پرچار کر سکتے ہیں۔ لٹریچر تقسیم کر سکتے ہیں۔ بک اسٹالز لگا کر اپنی کتب کی تشہیر کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ جلسے منعقد ہوتے ہیں، مساجد تعمیر ہوتی ہیں اور نماز کے لئے اذان دیتے ہیں۔ ایم ٹی اے اور دیگر ٹی وی چینلز پر مذہبی رواداری کے لیکچرز دیئے جاتے ہیں۔ فلائیرز، فولڈرز، لیف لیٹس اور بک لیٹس پر مشتمل لٹریچر تقسیم کر سکتے ہیں۔ پانچ وقت نمازیں اور فرض عبادات ادا کرنے کے پورے پورے حقوق ملے ہوئے ہیں۔ خاکسار نے کئی بار اپنے اور اپنی بچیوں کے گھروں سے منسلک چلڈرن و سماجی پارکس میں نمازیں باجماعت ادا کی ہیں۔ کوئی روکنے ٹوکنے والا نہ تھا۔ ہم پارکوں میں نماز باجماعت ادا کرتے ہیں میں نے اپنے گھر کے سبزہ زار میں اہل خانہ کے ساتھ باجماعت نماز ادا کی ہے اور پڑوسی ہمیں دیکھ رہے ہوتے ہیں مگر مجال کسی پڑوسی نے دخل اندازی بھی کی ہو یا عبادت کرنے سے روکا ہو۔ انگریز، ہر ایک احمدی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ احمدی لوگ امن کا پیغام پھیلانے والے ہیں اور Love for all, Hatred for none پر یقین رکھتے ہیں جبکہ اس کے برعکس ہم اپنے ہی ملک میں نہ تو آزادانہ عبادت کر سکتے ہیں اور نہ تبلیغ۔ ہماری سرزمین ہم پر تنگ کی جا رہی ہے۔ زندہ احمدی تو درکنار اب تو مردے بھی امن میں نہیں۔ پاکستان میں کوئی احمدی تو درکنار کوئی دوسرے مسلک سے تعلق رکھنے والا بھی پارک یا پبلک پلیس پر ڈرتے ڈرتے ہی نماز ادا کرے گا کہ کسی الزام کا ہی مورد ہی نہ ٹھہر جائے۔

میں موقع کی مناسبت سے ایک مثال دے کر آگے بڑھوں گا۔ جماعت احمدیہ کا ترجمان اخبار روزنامہ الفضل کی اشاعت پر پاکستان میں پابندی لگا دی گئی۔ پریس سیل کر دیے گئے۔ دیگر کتب و رسائل پر بھی پابندی کا سامنا ہے۔ وہی اخبار الفضل آج ملکہ معظّمہ برطانیہ کے سایہ شفقت میں برطانیہ کی فضاؤں پر حکومت کرتا نظر آتا ہے۔ اور بڑی آن بان اور شان کے ساتھ روزانہ برطانیہ کے افق پر نمودار ہو کر لاکھوں کی تعداد میں متعدد ملکوں میں اپنی کرنیں بکھیرتا دکھائی دیتا ہے۔ پاکستان سے تکالیف و مشکلات کی زندگی گزار کر جب اپنوں نے برطانیہ کا رخ کیا تو سلطنت برطانیہ نے انہیں اپنے سینے سے لگایا اور تمام مراعات سے نوازا۔

پاکستان میں جب سے مسلمان کہنے اور اسلامی اصطلاحات کے استعمال پر احمدیوں پر پابندی لگی ہے تب سے خلافت احمدیہ کا مرکز بھی لندن ہے۔ اور ہمارے خلیفہ آزادانہ ماحول میں تبلیغ و تربیت کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ اس حوالے سے بھی ملکہ معظّمہ شکریہ کی مستحق ہیں۔

الزبتھ دوم، برطانیہ کی ملکہ کے طور پر، چرچ آف انگلینڈ کی ’’سپریم گورنر‘‘ ہیں۔

جیسا کہ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ملکہ معظّمہ الزبتھ گہری مذہبی فطرت رکھتی ہیں اور مذہب پر ایمان ان کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ ملکہ معظّمہ نے 2000ء میں اپنی کرسمس کی تقریر میں کہا کہ

ہم میں سے اکثر لوگوں کے لئے ہمارے بنیادی عقائد بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ میرے لیے، مسیح کی تعلیمات، اور خدا کے سامنے میری اپنی ذاتی جوابدہی مجھے ایک ایسا فریم ورک فراہم کرتی ہے جس میں، میں اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرتی ہوں۔ میں نے، آپ میں سے بہت سے لوگوں کی طرح، مسیح کے الفاظ اور مثالوں سے مشکل وقت میں بہت تسلی حاصل کی ہے۔

ہندوستان میں مذہبی آزادی کو یقینی بنانا برطانوی راج کا خاصہ رہا اور اس کو مختلف مذاہب کے ماننے والوں نے بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنے ماننے والوں کو بارہا خدا تعالیٰ کے بعد ملکہ برطانیہ کی طرف سے ملنے والی اس نعمت کا دل سے مشکور ہونے کی نصیحت فرمائی۔

آپؑ فرماتے ہیں:۔

’’یہ دعا گو کہ جو دنیا میں عیسیٰ مسیح کے نام سے آیا ہے اسی طرح وجود ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند اور اس کے زمانہ سے فخر کرتا ہے جیسا کہ سیّد الکونین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے نوشیروان عادل کے زمانہ سے فخر کیا تھا۔ سو اگرچہ جلسۂ جوبلی کی مبارک تقریب پر ہر ایک شخص پر واجب ہے کہ ملکہ معظّمہ کے احسانات کو یاد کر کے مخلصانہ دعاؤں کے ساتھ مبارکباد دے اور حضور قیصرۂ ہند و انگلستان میں شکر گزاری کا ہدیہ گزارے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مجھ پر سب سے زیادہ واجب ہے۔ میرے لیے خدا نے پسند کیا کہ میں آسمانی کاروائی کے لیے ملکہ معظّمہ کی پر امن حکومت کی پناہ لوں۔ سو خدا نے مجھے ایسے وقت میں اور ایسے ملک میں مامور کیا جس جگہ انسانوں کی آبرو اور مال اور جان کی حفاظت کے لیے حضرت قیصرہ مبارکہ کا عہد سلطنت ایک فولادی قلعہ کی تاثیر رکھتا ہے۔ جس امن کے ساتھ میں نے اس ملک میں بود و باش کر کے سچائی کو پھیلایا اس کا شکر کرنا میرے پر سب سے زیادہ واجب ہے۔ اور اگرچہ میں نے اس شکر گزاری کے لیے بہت سی کتابیں اردو اور عربی اور فارسی میں تالیف کر کے اور ان میں جناب ملکہ معظّمہ کے تمام احسانات کو جو برٹش انڈیا کے مسلمانوں کے شامل حال ہیں

اسلامی دنیا میں پھیلائی ہیں اور ہر ایک مسلمان کو سچی اطاعت اور فرمانبرداری کی ترغیب دی ہے لیکن میرے لیے ضروری تھا کہ یہ تمام کارنامہ اپنا ملکہ معظّمہ کے حضور میں بھی پہنچاؤں۔ سو اسی بناء پر آج مجھے جناب ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند کی جوبلی کے مبارک موقعہ پر جو سچی وفادار رعایا کے لیے بے شمار شکر اور خوشی کا محل ہے اس دلی مدعا کے پورا کرنے کی جرأت ہوئی۔“

(تحفہ قیصریہ، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 255-256)

• آپ علیہ السلام مزید فرماتے ہیں

”اے قیصرہ مبارکہ! خدا تجھے سلامت رکھے اور تیری عمر اور اقبال اور کامرانی سے ہمارے دلوں کو خوشی پہنچاوے۔ اس وقت تیرے عہد سلطنت میں جو نیک نیتی کے نور سے بھرا ہوا ہے مسیح موعود کا آنا خدا کی طرف سے یہ گواہی ہے کہ تمام سلاطین میں سے تیرا وجود امن پسندی اور حسن انتظام اور ہمدردی رعایا اور عدل اور دادگستری میں بڑھ کر ہے۔ مسلمان اور عیسائی دونوں فریق اس بات کو مانتے ہیں کہ مسیح موعود آنے والا ہے مگر اسی زمانہ اور عہد میں جبکہ بھیڑیا اور بکری ایک ہی گھاٹ میں پانی پئیں گے اور سانپوں سے بچے کھیلیں گے۔ سوا ے ملکہ مبارکہ معظّمہ قیصرہ ہند! وہ تیرا ہی عہد اور تیرا ہی زمانہ ہے جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جو تعصب سے خالی ہو وہ سمجھ لے۔ اے ملکہ معظّمہ! یہ تیرا ہی عہد سلطنت ہے جس نے درندوں اور غریب چرندوں کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ راستباز جو بچوں کی طرح ہیں وہ شریر سانپوں کے ساتھ کھیلتے ہیں اور تیرے پُر امن سایہ کے نیچے کچھ بھی ان کو خوف نہیں۔ اب تیرے عہد سلطنت سے زیادہ پر امن اب کونسا عہد سلطنت ہوگا جس میں مسیح موعود آئے گا؟ اے ملکہ معظّمہ! تیرے وہ پاک ارادے ہیں جو آسمانی مدد کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں۔“

(ستارۂ قیصریہ، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 116-117)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہندوستان پر حکومت کرنے والی ملکہ کے دل سے معترف تھے کہ انہوں نے اس ملک میں ہر ایک مذہب کے ماننے والوں کی جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری کو کیا خوب نبھایا۔ آپ اس حکومتِ برطانیہ کے خلاف کسی بھی قسم کی شر پسندی اور بغاوت کو گناہِ عظیم سمجھتے تھے اور ملکہ کے اس فعل کو کہ وہ خود بھی اپنے دین پر قائم ہیں اور دوسرے مذہب کے پیروکاروں کی بھی تعظیم اپنا فرض سمجھتی ہیں۔ حضور نے ایک نہایت درجہ گہرا مضمون خدا تعالیٰ سے سمجھ کر ملکہ کے مذہب کی دل سے توقیر کی۔

آپؑ فرماتے ہیں:۔

”اور میں اس کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک ایسی گورنمنٹ کے سایہ رحمت کے نیچے جگہ دی جس کے زیر سایہ میں بڑی آزادی سے اپنا کام نصیحت اور وعظ کا ادا کر رہا ہوں۔ اگرچہ اس محسن گورنمنٹ کا ہر ایک پر رعایا میں سے شکر واجب ہے مگر میں خیال کرتا ہوں کہ مجھ پر سب سے زیادہ واجب ہے کیونکہ یہ میرے اعلیٰ مقاصد جو جناب قیصرہ ہند کی حکومت کے سایہ کے نیچے انجام پذیر ہو رہے ہیں ہرگز ممکن نہ تھا کہ وہ کسی اور گورنمنٹ کے زیر سایہ انجام پذیر ہو سکتے۔ اگرچہ وہ کوئی اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی۔

اب میں حضور ملکہ معظّمہ میں زیادہ مصدع اوقات نہیں ہونا چاہتا۔ اور اس دعا پر یہ عریضہ ختم کرتا ہوں کہ

اے قادر و کریم! اپنے فضل و کرم سے ہماری ملکہ معظّمہ کو خوش رکھ جیسا کہ ہم اس کے سایہء عاطفت کے نیچے خوش ہیں اور اس سے نیکی کر جیسا کہ ہم اس کی نیکیوں اور احسانوں کے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور ان معروضات پر کریمانہ توجہ کرنے کے لیے اس کے دل میں آپ الہام کر کہ ہر قدرت اور طاقت تجھی کو ہے۔

آمین ثم آمین

الملتمس

خاکسار میرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپورہ پنجاب

(تحفہ قیصریہ، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 283-284)

ساتھ ہی آپ علیہ السلام اور آپؑ کے ماننے والے ہندوستان میں برٹش راج کے خلاف اٹھنے والے فسادات سے کوسوں دور رہے اور برملا یہ اظہار فرمایا کہ ایسی سوچ اور اقدامات جو حکومت کے خلاف ہوں ہم ناجائز سمجھتے ہیں۔

آپؑ فرماتے ہیں:۔

”اے نادانو! میں اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ایسی گورنمنٹ سے جو دین اسلام اور دینی رسوم کچھ دست اندازی نہیں کرتی اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کے لیے ہم پر تلواریں چلاتی ہے قرآن شریف کی رو سے جنگ مذہبی کرنا حرام ہے۔ کیونکہ وہ بھی کوئی مذہبی جہاد نہیں کرتی۔“

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد نمبر 19 صفحہ 75 حاشیہ صفحہ 69)

ملکہ معظّمہ الزبتھ دوئم کی مذہبی رواداری تب بھی دیکھنے کو ملی جب آپ نے 1979 میں متحدہ عرب امارات کے چار روزہ دورہ میں شیخ زید مسجد کے دورہ میں اپنے سر کو ڈھانپ رکھا تھا اور ننگے پاؤں مسجد کا وزٹ بھی کیا۔

قارئین الفضل کی دلچسپی اور ریکارڈ کے لیے ملکہ الزبتھ دوم کے حالات زندگی بھی شیئر کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

آزاد دائرۃ المعارف وکی پیڈیا کے مطابق، الزبتھ دوم الزبتھ الیگزینڈرا میری 21 اپریل 1926ء کو 17 برٹن سٹریٹ، مے فیئر، لندن میں اپنے دادا دادی کے گھر پیدا ہوئیں۔ ان کے والد پرنس البرٹ، ڈیوک آف یارک تھے، جو بعد میں جارج ششم بن گئے۔

ان کے والد نے 1936ء میں اپنے بھائی کنگ ایڈورڈ ہشتم کے دستبردار ہونے پر تخت سنبھالا، جس سے ملکہ الزبتھ کو وارث بنایا گیا۔

الزبتھ کی عمر 13 سال کی تھی جب دوسری جنگ عظیم شروع ہوئی۔

شہزادی الزبتھ نے دوسری جنگ عظیم کے دوران معاون علاقائی سروس میں خدمات انجام دیتے ہوئے اپنے پہلے عوامی فرائض کی انجام دہی کا کام سنبھالا۔ شہزادی الزبتھ نے 1945ء میں برطانوی فوج میں شمولیت

اختیار کی۔ 1947ء میں، انہوں نے برطانیہ سے باہر اپنا پہلا سرکاری دورہ کیا۔

نومبر 1947ء میں، انہوں نے یونان اور ڈنمارک کے سابق شہزادے فلپ ماؤنٹ بیٹن سے شادی کی، اور ان کی شادی 2021ء میں فلپ کی وفات تک 73 سال جاری رہی۔

ان کے چار بچے ہیں چارلس پرنس آف ویلز، این شہزادی رائل، پرنس اینڈریو ڈیوک آف یارک اور پرنس ایڈورڈ ارل آف ویسیکس۔

جب فروری 1952ء میں ان کے والد کا انتقال ہوا تو ملکہ الزبتھ اس وقت 25 سال کی تھیں۔

ان کی تاجپوشی 1953ء میں ہوئی اور یہ اپنی طرز کی پہلی ایسی تاج پوشی تھی جو ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ ہوئی۔ اس تاجپوشی کے ساتھ ہی ملکہ الزبتھ دوئم سات آزاد دولت مشترکہ ممالک کی ملکہ بن گئیں۔ برطانیہ، کینیڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، جنوبی افریقہ، پاکستان، اور سیلون کے ساتھ ساتھ دولت مشترکہ کی سربراہی بھی سنبھالی۔

اہم واقعات میں 1953ء میں الزبتھ کی تاجپوشی اور بالترتیب 1977ء، 2002ء اور 2022ء میں ان کی سلور، گولڈن اور پلاٹینم جوبلی کی تقریبات شامل ہیں۔

9 ستمبر 2015ء کو انہوں نے ملکہ وِکٹوریہ کے سب سے لمبے دورِ حکومت کے ریکارڈ کو توڑ دیا۔ ملکہ الزبتھ سب سے طویل عرصے تک رہنے والی اور سب سے طویل عرصے تک حکومت کرنے والی برطانوی بادشاہ، ریاست کی سب سے طویل مدت تک خدمات انجام دینے والی خاتون سربراہ، سب سے لمبی عمر پانے والی سب سے طویل عرصے تک حکمرانی کرنے والی زندہ موجودہ ملکہ اور سب سے پرانی اور سب سے طویل مدت تک حکومت کرنے والی سربراہ مملکت ہیں۔

(ابوسعید)

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17/ جون 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یو کے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مرتدین کے خلاف بھجوائی گئی دس مہمات میں پہلی کے تفصیلی تذکرہ کے بعد بالترتیب دوسری تا چھٹی مہم کا بیان

حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت بعد زمانۂ حضرت ابوبکر صدیقؓ میں ہتھیار اُٹھانے والے مرتدین کے خلاف دوسری اور تیسری مہم کے تناظر میں ارشاد فرمایا! حضرت حُذَیفہ اور حضرت عَرفجہ رضی اللہ عنہما کے ذریعہ عمان کے مرتد باغیوں کے خلاف یہ مہم سر کی گئی، یہاں بت پرست قبیلہ اَزَدْ و دیگر آباد مجوسی المذہب تھے۔مسقط، صُحار اور دَبَاء یہاں کے ساحلی شہر تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں

عمان ایرانیوں کی عملداری میں شامل اور اُن کی طرف سے جیفر نامی شخص عامل مقرر تھا۔ آپؐ نے 8ہجری میں حضرت ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ کو بغرض تبلیغ اسلام اور حضرت عَمروؓ بن العاص کو یہاں کے دو رئیس بھائیوں جیفر بن جُلَندی اور عباد بن جُلَندی کے نام خط دے کر بھیجا۔ خط کا مضمون بیان کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا! بعض روایات کے مطابق کافی دن کی بحث کے بعد اِن بھائیوں نے اسلام قبول کیا۔حضرت عَمروؓ یہاں دو سال تک مقیم رہے اور لوگوں کو تبلیغ اسلام کرتے رہے، آپؓ کی اِس کامیاب تبلیغی مساعی سے اُس علاقہ کے اکثر لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی

عرب کے چاروں طرف ارتداد و بغاوت پھیل گئی تو حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عَمروؓ بن العاص کو عمان سے مدینہ طلب فرمالیا۔ دوسری طرف آپؐ کی وفات کے بعد ذوالتاج لقیط بن مالک ازدی اُن میں اُٹھا اور یہ دَور جاہلیت میں شاہ عمان جُلَندی (عمان کے بادشاہوں کا لقب) کے ہم پلہ سمجھا جاتا تھا، اِس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا اور عمان کے جاہلوں نے اُس کی پیروی کی، یہ عمان پر قابض ہوگیا اور جیفر اور اُس کے بھائی عباد کو پہاڑوں میں پناہ لینی پڑی نیز جیفر نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اِس ساری صورتحال سے باخبر کیا اور مدد طلب کی۔حضرت ابوبکرؓ نے حُذَیفہؓ بن محصن غلفانی حمیری کو عمان اور عَرفجہؓ بن ہرثمہ بارقی ازدی کو مَہرہ (یمنی قبیلہ) کی طرف بھیجا نیز حکم دیا کہ وہ دونوں ساتھ ساتھ سفر کریں اور آغاز جنگ عمان سے کریں، جب عمان میں جنگ ہو تو حُذَیفہؓ قائد ہوں گے اور جب مَہرہ میں جنگ ہو تو آپؓ سپہ سالاری کے فرائض سرانجام دیں گے۔

بغرض مدد، دونوں اُمراء روانگی حضرت عکرمہؓ

بابت تفصیلات جنگ یمامہ مُسَیلمہ کذّاب کے ذکر میں بیان ہو چکا ہے، حضرت ابوبکرؓ کے حکم کہ عکرمہؓ مدد کے لئے آنے والے شُرَحبِیلؓ سے پہلے حملہ نہیں کریں گے لیکن اُنہوں نے اِس کا انتظار کئے بغیر حملہ کر دیا جس کے نتیجہ میں اُنہیں شکست کھانا پڑی جس پر حضرت ابوبکرؓ اُن سے ناراض ہوئے، عمان جانے اور اہل عمان سے لڑائی، مدد حُذَیفہ اور عَرفجہ رضی اللہ عنہما کی ہدایت نیز ارشاد فرمایا! فراغت پر تم لوگ مَہرہ اور پھر یہاں سے یمن چلے جانا یہاں تک کہ یمن اور حضرموت کی کاروائیوں میں مُہاجرؓ بن ابو اُمَیَّہ کے ساتھ رہنا، عمان اور یمن کے درمیان جن لوگوں نے ارتداد اختیار کیا ہے اُن کی سرکوبی کرنا اور مجھے جنگ میں تمہارے کارہائے نمایاں کی خبر پہنچتی رہے۔ بارشاد حضرت ابوبکرؓ اپنی فوج کے ساتھ عکرمہؓ عمان کی طرف عَرفجہ اور حُذَیفہ رضی اللہ عنہما کے پیچھے پیچھے روانہ ہوئے اور قبل اِس کے کہ وہ عمان پہنچتے آپؓ عمان کے قریب ایک مقام لجام میں اِن سے جاملے۔

عمان میں بھی فتنہ کا خاتمہ اور مسلم حکومت کا پائیدار بنیادوں پر قیام

مسلمان لشکر کے سرداروں کا پیغام ملنے کے بعد جیفر اور عباد اپنی اپنی قیام گاہوں سے نکلے اور اُنہوں نے صُحار میں آ کر پڑاؤ کیا اور حُذَیفہ، عَرفجہ اور عکرمہ رضی اللہ عنہم کو کہلا بھیجا کہ آپ سب ہمارے پاس آ جائیں چنانچہ مسلمانوں کا لشکر صُحار میں جمع ہوگیا اور متصلہ علاقے مرتدین سے پاک کر دیئے۔ اُدھر لقیط بن مالک کو اسلامی لشکر کے پہنچنے کی خبر ملی تو وہ اپنی فوج لے کر مقابلہ کے لئے نکلا اور دَبَاء کے مقام پر فروکش ہوا، مسلمان اُمراء اور لقیط کے ساتھی سرداروں کے مابین باہمی مراسلت کے نتیجہ میں وہ مسلمانوں کے ساتھ آملے۔ دَبَاء کے مقام پر ہی دونوں افواج میں گھمسان کی جنگ ہوئی۔ ابتداء میں لقیط کا پلہ بھاری رہا، قریب تھا کہ مسلمانوں کو شکست ہو جاتی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف و کرم سے احسان اور اِس نازک گھڑی میں مدد نازل فرمائی، بحرین کے مختلف قبائل اور بنو عبد القیس کی طرف سے بھاری کمک پہنچی جس سے اُن کی قوت و طاقت میں اضافہ ہوگیا اور اُنہوں نے آگے بڑھ کر لقیط کی فوج پر شدید حملہ کر دیا، اُن کے پاؤں اُکھڑ گئے اور وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔مسلمانوں نے اُن کا پیچھا کیا اور دس ہزار مقاتلین کو تہ تیغ کیا، بچوں اور عورتوں کو قید کرلیا، مال و بازار پر قبضہ کرلیا اور اِس کا خمس عَرفجہ کے ہاتھ بخدمت حضرت ابوبکرؓ روانہ کر دیا۔

ہمراہ لشکر حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بطرف قبیلہ مَہرہ روانگی

آپؓ نے اہل عمان اور اِس کے ارد گرد کے لوگوں سے اپنی اِس مہم کے لئے مدد طلب کی، یہاں تک کہ مَہرہ قبیلہ اور اُس کے مضافاتی علاقوں پر چڑھائی کر دی۔ اِن کے مقابلہ کے لئے مَہرہ کے لوگ دو گروہوں میں تقسیم تھے، ایک گروہ بمقام جروت ایک شخص شِخرِیت کی سرکردگی میں مورچہ زن جبکہ دوسرا گروہ نجد میں بنو محارب کے ایک شخص مُصبح کی سرکردگی میں تھا، دراصل تمام مَہرہ اِسی لشکر کے سرادر کے تابع تھا سوائے شِخرِیت اور اُس کی جمعیت کے۔ یہ دونوں سردار باہمی مخالف نیز فوجوں میں سے ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ اِن کے سردار کو ہی کامیابی حاصل ہو۔ یہی وہ بات تھی جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کی، دشمنوں کے خلاف مضبوط کیا اور دشمنوں کو کمزور کر دیا۔حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی دعوت کے نتیجہ میں شِخرِیت نے قبول اسلام کیا مگر مُصبح کے ساتھ لوگوں کی کثیر تعداد اُس کے کفر سے لَوٹنے کی راہ میں حائل ہوئی۔ بہرحال آپؓ نے شِخرِیت کے ہمراہ اُس کی طرف پیش قدمی کی، دونوں کا نجد میں مقابلہ ہوا اور اُنہوں نے یہاں دَبَاء سے بھی شدید جنگ کی، اللہ نے مرتد باغیوں کے لشکر کو شکست دی اور اُن کا سردار مُصبح مارا گیا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی یمن کی طرف پیش قدمی

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں آپؓ نے مَہرہ سے نکل کر ایک بہت بڑے لشکر کے ہمراہ یمن کی طرف پیش قدمی کی یہاں تک کہ اَبْیَن جا پہنچے۔ آپؓ نے اپنا مکمل قیام جنوبی یمن میں ہی رکھا اور وہاں نَخّع اور حمیر قبائل کی سرکوبی میں مشغول رہے اور شمالی یمن تک بڑھنے کی نوبت ہی نہ آئی۔ اِس طرح آپؓ کے مشرق کی طرف سے آنے نے لحج میں موجود مرتدین کی جماعتوں کے خاتمہ میں اہم کردار ادا کیا۔یمن کے ساتھ ہی حضرموت کے علاقہ میں کندہ قبیلہ آباد تھا، عامل علاقہ حضرت زیادؓ بن لبید نے زکوٰۃ کے بارہ میں سختی کی تو اُن کے خلاف بغاوت برپا ہوگئی۔ چنانچہ حضرت عکرمہؓ اور حضرت مُہاجرؓ بن اُمیَّہ اُن کی مدد کے لئے پہنچے۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی نعمان بن جون کی بیٹی اسماء سے شادی

اِس سے پہلے اُمّ تمیم اور مُجاعہ کی بیٹی سے شادی کے باعث حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت خالدؓ بن ولید پر سخت ناراض ہوئے تھے لیکن اِس کے باوجود حضرت عکرمہؓ نے ایسا ہی کیا۔ اِس پر فوج کے کئی افراد نے آپؓ سے علیحدگی اختیار کر لی، یہ معاملہ حضرت مُہاجرؓ کے سامنے پیش کیا گیا مگر وہ بھی کوئی فیصلہ نہ کر سکے اور یہ تمام حالات بخدمت حضرت ابوبکرؓ تحریر نیز بابت رائے دریافت کرنے پر ارشاد موصول ہوا! عکرمہ نے شادی کر کے کوئی نامناسب کام نہیں کیا۔ معاملہ کا پس منظر یہ تھا چونکہ رسول اللہؐ اِس لڑکی کو رَدّ کر چکے تھے اِس لئے فوج کے ایک حصہ کا خیال تھا کہ آپؐ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے آپؓ کو بھی اِس لڑکی سے شادی نہیں کرنی چاہئے تھی۔

کندہ اور حضرموت سے براستہ مکہ حضرت عکرمہؓ واپس مدینہ پہنچے

تو حضرت ابوبکرؓ نے آپؓ کو نئی تیار کردہ فوج کے ہمراہ حضرت خالدؓ بن سعید کی مدد کے لئے شام روانگی کا ارشاد فرمایا۔

پانچویں مہم حضرت شُرَحبِیلؓ بن حَسَنَہ کی مرتد باغیوں کے خلاف مہم

خلافت راشدہ کے مشہور سپہ سالاروں میں سے ایک جنہوں نے 18 ہجری میں بعمر 67 سال طاعون عَمَواس میں وفات پائی۔ جب حضرت ابوبکرؓ نے خالدؓ بن ولید کو یمامہ کی مہم پر مامور کیا تو شُرَحبِیلؓ بن حَسَنَہ کو حکم دیا کہ جب خالدؓ تم سے آملیں اور یمامہ کی مہم سے تم بخیر و خوبی فارغ ہو جاؤ تو قبیلہ قُضَاعَہ کا رُخ کرنا اور حضرت عَمروؓ بن العاص کے ہمراہ ہو کر اُن باغیوں کی خبر لینا جو اسلام لانے سے انکاری اور اُس کی مخالفت پر کمر بستہ ہوں۔ زیر ہدایت بعد از فراغت مہم یمامہ آپؓ قُضَاعَہ میں حضرت عَمروؓ سے جاملے۔

چھٹی مہم حضرت عَمروؓ بن العاص کی مرتد باغیان قُضَاعَہ کے خلاف مہم

حضرت ابوبکرؓ نے ایک جھنڈا آپؓ کو دیا تھا اور آپؓ کو تین قبائل قُضَاعَہ، وَدِیْعَہ اور حارث کے مقابلہ پر جانے کا حکم دیا تھا۔ رسول اللہؐ نے 8 ہجری میں آپؓ کو عمان کا عامل مقرر فرمایا اور آپؐ کی وفات تک آپؓ اِسی منصب پر رہے، اِس کے بعد آپؓ شام کی فتوحات میں شامل ہوئے اور حضرت عمرؓ کے دَور خلافت میں فلسطین کے حاکم رہے نیز اِن کے کارناموں میں سے ایک نمایاں کارنامہ مصر کی فتح بھی ہے۔

(قمر احمد ظفر۔ نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن جرمنی)

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27/ مئی 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یوکے

’’مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔‘‘ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

یومِ خلافت کی مناسبت سے خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کی اہمیت و برکات نیز خلافت کے ساتھ الٰہی تائیدات کے نظاروں کا مختصر تذکرہ

خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ لوگ جو خلافت احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ جڑے رہیں اور اپنی نسلوں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہیں
اور بدقسمت ہیں وہ جو خلافت احمدیہ کو کسی دَور تک محدود کرنا چاہتے ہیں یا یہ سوچ رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ ہمیشہ کی طرح ناکامی اور نامرادی دیکھیں گے

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

آج 27/ مئی ہے۔ یہ دن جماعت احمدیہ میں

یوم خلافت

کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ہم ہر سال یوم خلافت کے جلسے اس دن یا اس دن کے آگے پیچھے کرتے ہیں لیکن کیوں؟ اس سوال کا جواب ہمیں ہر وقت سامنے رکھنا چاہیے اور اپنی نسلوں، اپنے بچوں کو بھی اس پر غور کرنے اور سوچنے کے لیے کہنا چاہیے۔ اس دن کا آغاز 27/ مئی 1908ء کو ہوا تھا جب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق ہم پر فضل فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام جاری فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کی جماعت کی ترقی کے لیے جو وعدہ فرمایا تھا اسے اس دن پورا فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک عرصہ سے اپنی جماعت کو اس بات پر تیار فرما رہے تھے کہ کوئی شخص موت سے باہر نہیں۔ انبیاء بھی جب وہ اپنا کام پورا کر لیتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ انہیں بھی اٹھا لیتا ہے۔ آپؑ بار بار جماعت کو اس بات پر تیار فرما رہے تھے کہ آپ علیہ السلام کی واپسی کا وقت قریب ہے لیکن ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی دیتے تھے کہ

آپ علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت نے پھولنا ہے، پھلنا ہے اور پھیلنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے جو آپؑ سے وعدے ہیں وہ یقیناً پورے ہونے ہیں۔ جماعت کی ترقی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہونی ہے اور کوئی نہیں جو اس ترقی کو روک سکے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک ارشاد میں اپنے زمانے سے لے کر آخرین کے زمانے تک یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور پھر بعد میں آپ کے جاری نظام خلافت کا نقشہ کھینچا ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کی مجلس میں بیان فرماتے ہیں: تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود صحابہ میں موجود رہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو گی۔ یعنی وہ خلافت راشدہ قائم ہو گی جو مکمل طور پر نبوت کے قدموں پر چلنے والی ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ گذشتہ کچھ عرصہ سے مَیں بدری صحابہ کے سلسلہ میں خلفائے راشدین کا بھی ذکر کر رہا ہوں۔ آج کل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہو رہا ہے۔ تمام خلفاء کے ذکر میں یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ سب نے بڑے بے نفس ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلتے ہوئے اور قرآن کریم کو اپنا دستور العمل بناتے ہوئے اپنا عرصہ خلافت گزارا۔ گویا قدم قدم پر منہاج نبوت پر قائم رہنے کی کوشش کی۔ بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ارشاد کو جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہو گی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ یہ دَور ختم ہو گا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہو گی۔ اور تاریخ نے یہ بھی دیکھا بلکہ آج تک مسلمانوں کے دین سے ہٹے ہوئے جو حکمران ہیں اپنی رعایا سے یہی کچھ کر رہے ہیں چاہے سیاسی حکومتیں ہوں یا بادشاہت۔ ایک گروہ ہو یا دوسرا۔ جس کے ہاتھ میں بھی حکومت آئے اس پر دنیا غالب رہتی ہے۔ بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب یہ سب کچھ امت کے ساتھ ہو گا تو پھر اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کر دے گا۔

پھر خلافت علیٰ منہاجِ نبوت قائم ہو گی۔ یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد۶ صفحہ۲۸۵ حدیث النعمان بن بشیر حدیث نمبر۱۸۵۹۶ عالم الکتب بیروت ۱۹۹۸ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم و ستم کے دَور کو ختم کرنے کی جو پیشگوئی فرمائی تھی وہ ان لوگوں کے لیے تھی جو خاتم الخلفاء مسیح موعود اور مہدی معہود کی بیعت میں آئیں گے اور اس کی تعلیم کے مطابق اس پر عمل کریں گے۔

اللہ تعالیٰ نے تو انتظام فرما دیا ہے۔ اگر لوگ اس انتظام کے تحت نہ آئیں، اپنی ضد پر قائم رہیں تو پھر اس کا وہی نتیجہ نکلتا ہے اور نکلا ہے جو آج کل مسلمان دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی عقل اور سمجھ دے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی پہچان کرنے والے ہوں نہ کہ انکار کر کے مسیح موعود کی جماعت پر ظلم اور تعدی میں بڑھنے والے ہوں۔ بہرحال

یہ بھی واضح ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہنے کے بعد پھر خاموش ہونا کہ تم میں خلافت علیٰ منہاجِ نبوت آخری زمانے میں قائم ہو گی اس بات کا اظہار ہے کہ یہ ایک لمبا عرصہ چلنے والا نظام ہے۔

یہ جو بعض لوگ بعض باتوں کو نہ سمجھنے کی وجہ سے یہ باتیں کرتے ہیں کہ اس خاموشی کا مطلب یہ ہے کہ یہ نظام بھی جلد ختم ہو جائے گا یعنی مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جو نظام خلافت ہے۔ یہ سب لوگ غلطی خوردہ ہیں۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات کی وضاحت فرما دی ہے کہ یہ نظام جاری رہنے والا نظام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدے فرمائے ہیں وہ پورے ہونے والے ہیں اور زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں لیکن خدائی وعدوں کو پورا ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ بہرحال اس بات کی وضاحت کہ

یہ نظامِ خلافت جاری رہنے والا نظام ہے

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اَب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو‘‘ یعنی اپنی وفات کی خبر جو دی۔ ’’اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ

تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔

اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔''

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305)

پس آپ کے یہ الفاظ کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے اور وہ دوسری قدرت یعنی خلافت تم میں قیامت تک قائم رہے گی۔ ایسے لوگ ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے جو خلافتِ احمدیہ کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔ پس

خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ لوگ جو خلافت احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ جڑے رہیں اور اپنی نسلوں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہیں اور بد قسمت ہیں وہ جو خلافت احمدیہ کو کسی دَور تک محدود کرنا چاہتے ہیں یا یہ سوچ رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ ہمیشہ کی طرح ناکامی اور نامرادی دیکھیں گے۔

جیسا کہ جماعت کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے۔ جو مخالفین تھے انہوں نے خلافتِ اولیٰ یا خلافتِ ثانیہ کے انتخاب کے وقت ناکامیاں دیکھیں۔

بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ السلام خلافت کے قائم رہنے کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں کہ ''وہ وعدہ'' (یعنی خلافت کے قائم رہنے کا وعدہ) ''میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔'' ابھی تو اللہ تعالیٰ کے آپ سے بے شمار وعدے ہیں جو پورے ہونے والے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا:

''مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔''

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305، 306)

پس اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور ترقی کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو وعدے کیے ہوئے ہیں، جن باتوں کے پورا ہونے کا اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو بتایا ہوا ہے وہ ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور پوری ہوں گی، وہ وعدے ضرور پورے ہوں گے۔ اسلام کے غلبہ کے دن جماعت ان شاء اللہ دیکھے گی۔ جماعت کی ترقی کے دن جماعت دیکھے گی۔ ان شاء اللہ۔ جو لوگ خلافت سے جڑے رہیں گے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں گے۔

جماعت احمدیہ نے دنیا میں پھیلنا ہے اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ چنانچہ آپؑ اپنی جماعت کے غلبہ کے بارے میں فرماتے ہیں: ''یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ (المجادلہ:22) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ...... ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔''

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304)

پس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ پیشگوئیاں فرمائی ہیں، اللہ تعالیٰ کے جن وعدوں کا ذکر فرمایا ہے انہوں نے اپنے کمال تک پہنچنا ہے اور یہ آپؑ کے بعد جو جاری نظامِ خلافت ہے اس کے ذریعہ سے ہی پہنچنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ترقی دینی ہے اور دے رہا ہے۔ خود لوگوں کی راہنمائی فرماتا ہے۔ خلافت کے ساتھ ان کو جوڑتا ہے اور جوڑ رہا ہے ورنہ یہ انسانی بس کی بات نہیں ہے۔ افرادِ جماعت اور خلیفۂ وقت کو ایک ایسے مضبوط بندھن میں باندھنا جس کی مثال ممکن نہ ہو، یہ انسان کے بس کی بات نہیں اور نہ صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دل خلافت کے ساتھ جوڑتا ہے جو پہلے احمدی ہیں بلکہ ان کے بھی دل خلافت کے ساتھ جوڑتا ہے کہ جو خود بعد میں شامل ہو رہے ہیں اور بالکل نئے آنے والے ہیں جن کی پوری طرح تربیت بھی نہیں ہے۔ یہ صرف خدا تعالیٰ کا ہی کام ہے۔ وہی اخلاص و وفا بیعت کے بعد لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دکھاتے ہیں۔ وہی اخلاص و وفا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے کے لیے اور آپ علیہ السلام کے نام پر خلافتِ احمدیہ سے دکھاتے ہیں اور دکھا رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بیعت جس طرح لوگوں نے کی وہ اللہ تعالیٰ کی خالص تائید و نصرت نہیں تھی تو اَور کیا تھا۔

سوائے چند منافق طبع لوگوں کے جو ہر جماعت میں ہوتے ہیں خلافت کے فدائی اور شیدائی بڑھتے چلے گئے اور جو منافق تھے ان کی آپؓ نے اچھی طرح سرزنش کی اور ان کو ان کے مقام پر رکھا۔ ان کو سر اٹھانے کی ہمت نہیں ہوئی۔ پھر

خلافتِ ثانیہ

کے انتخاب کے وقت انہی مخالفوں کے شور مچانے کے باوجود جو خلافتِ اولیٰ میں منافقت کرتے ہوئے جماعت میں رہ رہے تھے۔ انہوں نے مخالفت کی۔ لیکن جماعت نے باوجود ان لوگوں کے ورغلانے کے، شور مچانے کے، فتنہ اور فساد پیدا کرنے کے حضرت میاں صاحبؓ، حضرت مرزا محمود احمد صاحبؓ کہہ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بیعت کر لی اور پھر دنیا نے دیکھا کہ کس طرح تیزی سے جماعت ترقی کرتی چلی گئی۔ دنیا میں مشن ہاؤس کھلے، مساجد بنیں، لٹریچر کی اشاعت ہوئی۔ وہ کام جن کے کرنے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے تھے آگے بڑھتے رہے۔

پھر

خلافتِ ثالثہ

میں اللہ تعالیٰ نے باوجود حکومتِ وقت کے بہت سخت حملے کے جماعت کو ترقیات سے نوازا۔ کشکول جماعت کے ہاتھ میں پکڑانے والے خود بُری حالت میں دنیا سے رخصت ہوئے۔

پھر

خلافتِ رابعہ

میں ترقیات کا ایک اَور باب کھلا۔ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نصرت کے نئے نظارے ہم نے دیکھے۔ اشاعتِ اسلام کے نئے نئے رستے کھلے۔ خلیفۂ وقت کے ہاتھ کاٹنے کا سوچنے والوں کے اپنے ہاتھ کٹ گئے اور فضا میں ان کے جسم بکھر گئے لیکن جماعت کی ترقی کے قدم نہیں رکے۔ تبلیغ کے میدان میں وسعت پیدا ہوئی۔ ایم ٹی اے کا آغاز ہوا جس سے ہر گھر میں جماعت کا پیغام پہنچنا شروع ہوا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا تکمیل کی طرف بڑھنا ہے اور یہی چیز ہے اگر کوئی سمجھے تو۔ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا پورا ہونا نہیں تو اَور کیا تھا۔

پھر

خلافتِ خامسہ

میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی تائیدات و نصرت کے نظارے دکھائے۔ ایم ٹی اے میں ہی اسلام کا پیغام پہنچانے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو پورا کرنے کے لیے نئے نئے راستے کھلنے کا انتظام ہوا۔ ایک

کے بجائے ایم ٹی اے کے سات آٹھ چینل مختلف زبانوں میں جاری ہوئے۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں مختلف پروگراموں کے ترجمے ہونے شروع ہو گئے۔ دنیا کے ہر کونے تک جہاں پہلے ایم ٹی اے نہیں جا رہا تھا وہاں بھی ایم ٹی اے پہنچ گیا اور وہاں کی اپنی زبان میں ان لوگوں، ان ملکوں اور ان علاقوں کے رہنے والوں کو احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچنے لگ گیا جس سے لاکھوں سعید روحوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے اور ریڈیو پروگراموں کے علاوہ خود بھی لوگوں کی راہنمائی فرمائی اور لوگوں کو خوابوں کے ذریعہ اور مختلف لٹریچر کے ذریعہ احمدیت کے پیغام کو قبول کرنے کی توفیق دی۔ ہم جب احمدیت کی تاریخ دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کی خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی طرف آپ کے زمانے میں بھی راہنمائی فرماتا تھا۔ پھر یہی سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے زمانے میں بھی جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ خود راہنمائی فرماتا رہا۔ پھر اَور سعید روحیں جو تھیں وہ جماعت میں شامل ہوتی رہیں۔ پھر خلافتِ ثانیہ میں بھی بہت سے ایسے واقعات ہیں۔ پرانے خاندانوں میں، ان کے گھروں میں یہ روایات چل رہی ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے بڑوں کو حق قبول کرنے کی توفیق دی۔ پھر خلافتِ ثالثہ میں بھی یہ سلسلہ نظر آتا ہے۔ خلافتِ رابعہ میں بھی سعید روحوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے احمدیت کے قبول کرنے کی طرف راہنمائی ہوئی۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدوں کا نتیجہ تھا۔ اس طرح ہر خلافت کے دور میں جماعت بڑھتی رہی۔ خلافت خامسہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے یہی سلوک ہیں۔ اللہ تعالیٰ تبلیغ کے نئے نئے راستے بھی کھولتا جا رہا ہے اور لوگوں کے دلوں کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو جو اسلام کا حقیقی پیغام ہے سننے اور قبول کرنے کی طرف مائل کرتا چلا جا رہا ہے۔ ایسے ایسے واقعات ہوتے ہیں جو خالص تائید الٰہی کا پتہ دے رہے ہوتے ہیں ورنہ صرف انسانی کوششوں سے کبھی اس طرح لوگ قبول نہ کریں۔ مَیں

چند واقعات

بیان کر دیتا ہوں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں کو اسلام اور احمدیت کی طرف پھیرنے کے سامان فرمائے اور خلافت احمدیہ کی بھی سچائی جو ہے ان پر کھولی اور کس طرح لوگوں کے دلوں میں خلافت سے محبت پیدا کی۔

گنی بساؤ

افریقہ کا ایک دُور دراز کا ملک ہے وہاں عبداللہ صاحب پہلے ایک عیسائی دوست تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ پہلے انہوں نے خواب دیکھی کہ ایک شخص ہے جس کی سفید داڑھی ہے اور اس نے پگڑی پہنی ہوئی ہے اور لوگوں سے خطاب کر رہا ہے اور مکمل خاموشی کے ساتھ لوگ یہ خطاب سن رہے ہیں۔ کہتے ہیں اس شخص کا خطاب کرنے کا انداز بالکل سادہ اور ہمارے لوگوں سے مختلف تھا۔ جب ان کی آنکھ کھلی تو ان کو کچھ سمجھ نہیں آئی پھر وہ بھول گئے۔ کچھ دنوں کے بعد پھر ان کو دوبارہ اسی طرح سے ملتی جلتی خواب آئی اور اس سے ان کے ذہن میں وہ چہرہ بیٹھ گیا۔ پھر تیسری مرتبہ ان کو خواب آئی اور وہ کوشش کرتے رہے کہ پتہ چلے کہ یہ کون شخص ہے لیکن پتہ نہیں کر سکے۔ ایک دن اتفاق سے گاؤں کے قریبی شہر فرین (Farin) میں واقع ہماری مسجد میں گئے۔ اس دن جمعہ تھا۔ احباب جماعت ایم ٹی اے پر میرا خطبہ جمعہ سن رہے تھے۔ وہ کہتے ہیں مجھے دیکھ کر انہوں نے فوراً معلم صاحب سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے جو خطبہ دے رہا ہے؟ انہوں نے کہا یہ ہمارے خلیفہ ہیں۔ بہرحال وہ اس پر خاموشی سے بیٹھے خطبہ سنتے رہے اور خطبہ جمعہ کے بعد احباب کے ساتھ نماز ادا کی۔ نماز ختم ہونے کے فوراً بعد کھڑے ہو گئے اور سب احباب کے سامنے کہنے لگے کہ

مَیں آج اسلام قبول کرتا ہوں اور بتانے لگے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے تین بار خواب میں یہ شخص دکھایا ہے

جس کا میری روح پر بڑا اثر تھا اور مَیں ایک عرصہ سے اس تلاش میں تھا مگر آج اتفاق سے آپ کی مسجد میں آیا ہوں تو آپ کے خلیفہ کو دیکھا ہے۔ وہی چہرہ ہے جو مَیں نے خواب میں دیکھا تھا اور اسی طرح نظارہ تھا جو مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ لوگ خاموشی سے بیٹھے خطاب سن رہے ہیں اور مَیں اسلام احمدیت میں داخل ہوتا ہوں۔

ایک دور دراز علاقے کے شخص کی اس طرح راہنمائی کہ پہلے خواب میں دیکھتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسے سامان بھی کر دیتا ہے کہ اسی طرح کا نظارہ بھی نظر آ جائے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ایسا کیوں نہیں ہوتا؟

تو یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کی چاہے راہنمائی فرمائے لیکن اس کے لیے نیک فطرت ہونا بھی ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا بھی ضروری ہے۔ یقیناً انسان کی، اس شخص کی کوئی نیکی ہو گی جو اللہ تعالیٰ نے اس طرح ان کی راہنمائی فرمائی۔

پھر

گیمبیا

کے امیر صاحب نے لکھا کہ وہاں ایک خاتون سسٹر فاتو صاحبہ ہیں۔ ساٹھ سال کے قریب ان کی عمر ہے۔ وہ کہتی ہیں ہمارے علاقے میں ایک اسلامی گروپ کے افراد آئے اور جماعت کے خلاف باتیں کرنے لگے کہ احمدی کافر ہیں۔ وہ کبھی جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ ان سے کسی قسم کا لین دین نہیں رکھنا چاہیے۔ گاؤں کے اکثر لوگوں نے ان کی باتوں کو مان لیا لیکن یہ خاتون کہتی ہیں کہ وہ پریشان ہو گئیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے راہنمائی کے لیے دعا کرنی شروع کر دی۔ کچھ دن کے بعد انہیں خواب آئی کہ اسی اسلامی گروپ کے افراد جنہوں نے اس گاؤں کا دورہ کیا تھا ان کی آنکھیں گو تاروں کی طرح چمک رہی ہیں اور انہوں نے ہاتھ میں قرآن مجید بھی پکڑا ہوا ہے لیکن وہ یہ شکایت کر رہے ہیں کہ قرآن مجید کی تحریر کو دیکھ نہیں سکتے۔ اس پر وہ شور مچانے لگ گئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اندھا کر دیا ہے اور اس طرح وہ اپنی روزی بھی نہیں کما سکتے اور ذلیل و خوار اور تباہ ہو گئے۔ کہتی ہیں کہ مَیں نے خواب میں یہ بھی دیکھا کہ اس گروپ کے ممبران جماعتِ احمدیہ کے خلیفہ کے ساتھ ہاتھ ملانا چاہتے ہیں پر اس میں وہ کامیاب نہیں ہو سکے اور وہ یہ اعتراف کر رہے ہیں کہ احمدیت تو بے شک سچ ہے مگر اگر ہم مان لیں تو پھر ہمارے مرید ہم سے پھر جائیں گے۔ بہرحال ان خاتون نے اپنے گھر والوں کو صبح یہ خواب سنائی۔ لوگ کہتے ہیں کہ افریقنوں میں سوچ سمجھ کم ہے لیکن بہرحال انہوں نے اپنی تعبیر بھی یہ کی کہ جس طرح روشن آنکھیں تھیں اس کے باوجود قرآن کی تحریر نہیں پہچان رہے اس کا مطلب یہی تھا کہ وہ حق سے مکمل طور پر گمراہ ہو چکے ہیں۔ تو ایسے عجیب واقعات بعض لوگوں کے قبول احمدیت کے ہوتے ہیں کہ ظاہر ہو رہا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید ان لوگوں کو یہ نظارے دکھا رہی ہے۔

گوئٹے مالا ساؤتھ امریکہ

کے ملکوں میں سے ہے۔ یہاں جو ہماری مسجد ہے وہاں سے اڑھائی سو کلومیٹر دور میکسیکو کے بارڈر پر ایک جگہ سان مارکوس (San Marcos) ہے، وہاں کی ایک خاتون ویرونیکا (Veronica) صاحبہ کہتی ہیں

مَیں نے دس سال پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شخص خواب میں آئے ہیں اور انہوں نے کہا سچائی کا راستہ اسلام ہے۔

قرآنِ مجید پڑھنے کو کہا لیکن انہوں نے کہا کہ مَیں تو قرآن پڑھنا نہیں جانتی۔ مگر اس شخص نے کہا تم پڑھ سکتی ہو۔ صبح اٹھ کر انہوں نے اپنے خاوند اور باپ سے اس خواب کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ اسلام کوئی سچائی کا راستہ نہیں ہے یہ تو دہشت گردی کا مذہب ہے۔ اب یہ سارے عیسائی لوگ ہیں۔ لیکن کہتی ہیں میرے دل کو سکون نہیں ہوا۔ مَیں نے انٹرنیٹ پر اسلام کے بارے میں تحقیق شروع کر دی اور خود ہی انٹرنیٹ سے اسلام کے بارے میں سیکھ رہی تھی۔ ایک دن بازار میں جا رہی تھیں کہ ایک پردہ دار خاتون ان کو مل گئیں۔ بہرحال ان کا پردہ دیکھ کے ان کو تجسس پیدا ہوا کہ اس کو جا کے ملیں اور اس سے پوچھا تمہارا یہ لباس کیسا ہے؟ اس نے کہا مَیں مسلمان ہوں۔ اس لیے مَیں نے پردہ کیا ہوا ہے۔ چنانچہ ان سے ان کا رابطہ ہو گیا اور اس نے اسلام کے بارے میں تفصیل بتائی۔ وہ خاتون احمدی تھیں۔ کہتی ہیں میں نے تو ان کی یہ باتیں سن کے، اسلام کی تعلیم کو سن کے بیعت کر لی لیکن گھر والے راضی نہیں ہوتے تھے، کوئی نہ کوئی اعتراض کر دیتے تھے۔ ان کا جواب کہتی ہیں مَیں نہیں دے سکتی تھی تو پھر انہوں نے ان کو کہا کہ آپ ہمارے گھر آئیں۔ رشتہ داروں کو اکٹھا کروں گی۔ اعتراضات کا جواب دیں۔ چنانچہ ہماری بے شمار تبلیغی نشستیں ہوئیں، تبلیغ بھی کرنے لگ گئیں۔ صرف بیعت نہیں کی بلکہ پیغام بھی آگے پہنچانے لگ گئیں۔ دوستوں کو اکٹھا کیا اور پھر ان کے لیے ریفریشمنٹ

کا انتظام بھی کیا۔ ان کا ایک بیٹا ہے جو وکالت کی تعلیم حاصل کر رہا ہے، یونیورسٹی کے آخری سال میں ہے۔ اس نے بھی بیعت کر لی اور ان کو اتنا جوش اور شوق ہے کہ انٹرنیٹ کے ذریعہ انہوں نے ناظرہ قرآن کریم خود سیکھا۔ بہت ساری سورتیں زبانی یاد کیں اور پھر آڈیو سن کے اپنی زبان میں، عربی تو نہیں لکھ سکتی تھیں، رومن میں قرآن کریم پورے کا پورا لکھا۔ امیر صاحب کہتے ہیں کہ جب مَیں دورے پر گیا ہوں تو ان کی نوٹ بک دیکھی۔ سارا قرآن کریم انہوں نے ہاتھ سے لکھا ہوا تھا اور اب عربی بھی سیکھ رہی ہیں اور اسے عربی میں لکھ رہی ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نہ صرف سعید روحوں کو جماعت میں لا رہا ہے بلکہ آپ کے بعد جو آپ سے وعدے تھے ان کو بھی پورا فرما رہا ہے۔

انڈونیشیا

ایک دُور دراز کا علاقہ، وہاں ایک نوجوان کو تبلیغ کی گئی تو اس نے فوراً بیعت کر لی۔ اس جماعت کے صدر جماعت نور صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے اس کو واپس جانے سے پہلے کچھ کتابیں دیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصاویر والے بروشر بھی دیے۔ جب وہ نوجوان گھر پہنچا تو اس کے والد نے ایک بروشر دیکھ کے پوچھا کہ یہ تصویر کس کی ہے؟ اس لڑکے نے جواب دیا کہ یہ امام مہدی کی تصویر ہے۔ کل رات میں نے ایک خواب دیکھی تھی کہ امام مہدی تشریف لے آئے ہیں۔ اس لیے کچھ جماعتِ احمدیہ کا تعارف پہلے تھا تو مَیں نے فوراً بیعت کر لی ہے۔ اس پر اس کے والد کہنے لگے پھر تو مَیں بھی اب بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ شامل کر رہا ہے۔

برکینا فاسو

کے معلم زیلا کریم صاحب کہتے ہیں کہ ہمارے علاقے کے ایک رہائشی حمید صاحب ہیں۔ باقاعدہ ریڈیو سنتے تھے۔ جماعت سے ہمدردی بھی رکھتے تھے۔ چندہ بھی کبھی آ کے دے دیتے تھے بلکہ بعض دفعہ باقاعدگی سے دینے لگ گئے تھے لیکن بیعت کرنے کو کہا جاتا تو کسی نہ کسی طرح ٹال دیتے۔ عام چندہ تو نہیں دیتے ہوں گے تحریکِ جدید، وقفِ جدید میں دے دیتے ہوں گے یا کسی اَور مد میں، صدقات میں، بہرحال یہ چندہ دیتے تھے۔ جو مالی قربانی ہے وہ دے دیا کرتے تھے۔ گھانا میں بھی مَیں نے دیکھا ہے، جب مَیں وہاں تھا تو بہت سارے لوگ جو زمیندار تھے آ کے اپنی زکوٰۃ دے جایا کرتے تھے کہ اپنے مولویوں کو دیں تو وہ کھا جائیں گے۔ جماعتِ احمدیہ اس کا صحیح استعمال کرے گی۔ بہرحال اس طرح لوگ وہاں دیتے ہیں۔ ایک دن انہوں نے خواب میں دیکھا کہ اجتماع ہو رہا ہے جس میں لوگ ایک چار دیواری کے اندر ہیں اور کچھ چار دیواری سے باہر ہیں۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے دیکھا اس چار دیواری کے اندر تمام احمدی احباب ہیں۔ اس پر مَیں کہتا ہوں مَیں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ مجھے بھی اندر داخل کیا جائے۔ تو یہ آواز آتی ہے کہ اس چار دیواری میں وہی داخل ہو سکتے ہیں جنہوں نے بیعت کی ہے اور آپ نے چونکہ بیعت نہیں کی اس لیے آپ اس کے اندر نہیں جا سکتے۔ چنانچہ اس خواب کے بعد اگلے دن ہی انہوں نے آ کے بیعت کر لی۔ انسانی کوششیں تو انہیں جماعت میں شامل نہیں کر سکیں لیکن نیک فطرت تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں ضائع نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے اس طرح ان کی راہنمائی فرمائی۔ یہ بھی ان لوگوں کے اعتراض کا جواب ہے جو یہ کہتے ہیں کہ ہمیں تو خواب نہیں آتی۔

پہلے پاک فطرت بنیں، ذہن کو خالی کریں، دعا کریں تو پھر ہی اللہ تعالیٰ راہنمائی بھی کرتا ہے۔

مالی

کے ایک دوست محمد کونے صاحب ہیں۔ انہوں نے جماعت کے ریڈیو کو سنا اور لوگ جو جماعت کے خلاف بولتے ہیں ان کی باتیں بھی سنیں۔ اس کے بعد انہوں نے دعا کرنی شروع کر دی کہ اللہ تعالیٰ انہیں سیدھی راہ دکھائے۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ مَیں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جو کہہ رہا تھا، بزرگ تھے جو یہ کہہ رہے تھے کہ ہر بندہ احمدیت میں آئے گا خواہ ابھی آئے یا بعد میں۔ تو یہ تو اب اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ خلافتِ احمدیہ کی جاری نعمت جو ہے اس کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل ہو گی۔

بہرحال اس بات پر انہوں نے بیعت کی۔

پھر

گنی بساؤ

کے مبلغ نے لکھا کہ عثمان صاحب ہمارے نومبائع ہیں۔ انہیں علم ہوا کہ ان کے رشتے دار کثرت سے احمدیت قبول کر رہے ہیں تو بعض مولویوں کو اکٹھا کر کے اس علاقے میں لے کر آ گئے تا کہ جماعت کی مخالفت کر سکیں۔ تو ہمارے معلم نے انہیں کہا کہ آپ ضرور مخالفت کریں آپ کو روکا نہیں جاتا مگر ہمارا پیغام ایک مرتبہ سن لیں، بات سن لیں۔ پھر جو مخالفت کرنی ہے دلیل کے ساتھ کریں۔ مولوی صاحبان نے تو پیغام سننے کے لیے آنے سے انکار کیا مگر عثمان صاحب نے دعوت قبول کی اور جماعت کا پیغام سننے آ گئے۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے متعلق بتایا گیا۔ جس دن وہ آئے جمعہ کا دن تھا اور وہاں اس دن ایم ٹی اے پر میرا خطبہ آ رہا تھا تو ہم نے انہیں کہا کہ اگر آپ کے پاس وقت ہے تو کچھ دیر خطبہ سن لیں تو انہوں نے کہا تھوڑا سا وقت ہے مَیں تھوڑی دیر کے لیے خطبہ سن لیتا ہوں لیکن جب خطبہ سننا شروع کیا تو بھول گئے کہ کتنا وقت لگ گیا ہے اور مکمل خطبہ سنا۔ بعد میں کہنے لگے کہ

احمدیہ جماعت کافر نہیں ہو سکتی جیسا کہ مَیں نے سنا ہے کیونکہ آپ کے خلیفہ تو صحابی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پیش کر رہے ہیں

اور کوئی کافر جماعت یہ کام نہیں کر سکتی۔ اس کے بعد جماعت کی مخالفت انہوں نے ختم کر دی اور کچھ عرصہ بعد اپنی فیملی کے ساتھ جماعت میں شامل بھی ہو گئے اور نہ صرف شامل ہوئے بلکہ اب تبلیغ بھی کر رہے ہیں۔ اپنے چندے بھی یہ باقاعدگی سے دیتے ہیں۔ اب یہ بھی خطبات کا اثر ہو رہا ہے جو اللہ تعالیٰ خلیفہ وقت کے خطبات میں ڈالتا ہے۔

کونگو کنشاسا کے لوکل مشنری کہتے ہیں کہ وہاں ایک علاقے میں تبلیغی مہم شروع کی۔ غیر از جماعت نے منظم طور پر مخالفت کا آغاز کر دیا۔ تین ماہ کے بعد ایک دن انہی مخالفین میں سے ایک دوست عثمان صاحب نے مشن میں رابطہ کیا اور کہا کہ اپنی ساری فیملی کے ساتھ جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ جب ان سے وجہ پوچھی گئی تو کہنے لگے کہ ایک دن میری بیوی سیٹلائٹ چینل دیکھ رہی تھی تو آپ کا چینل ایم ٹی اے لگ گیا کیونکہ اس کو معلوم تھا کہ مَیں احمدیت کی مخالفت میں پیش پیش تھا اس نے مجھے بھی بلا لیا اور جب مَیں جماعت کے بارے میں کچھ غلط بولنے لگا تو میری بیوی نے کہا کہ پہلے پورا پروگرام سنو پھر بولنا۔ اس وقت بھی وہاں ایم ٹی اے پر میرا خطبہ نشر ہو رہا تھا۔

کہتے ہیں کہ خطبہ سننے کے بعد مجھے یقین ہو گیا جو آواز آج میرے کانوں میں پڑی ہے یہی اسلام کی حقیقی تصویر ہے اور خلیفہ کو سننے کے بعد جماعت کی سچائی میں مجھے کوئی شک نہیں رہ گیا۔

اب یہ میری ذات کا کوئی کمال نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کا جو وعدہ فرمایا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں اور ان کا اظہار ہے۔

گنی بساؤ

کے مبلغ انچارج کہتے ہیں کہ ایک گاؤں میں تبلیغ کی۔ اکثر احباب نے احمدیت قبول کر لی۔ چار خاندانوں نے احمدیت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ جب ہماری ٹیم وہاں ایم ٹی اے انسٹال کرنے گئی تو معلم صاحب نے ان تمام خاندانوں کو بھی جو انکاری تھے مسجد میں مدعو کیا اور کہا کہ ہمارا مسلم چینل ہے اسے دیکھیں جہاں آپ تصویر بھی دیکھ لیں گے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھی اور خلیفۂ وقت کی بھی۔ تو بہرحال کہتے ہیں جب انسٹالیشن مکمل ہو گئی۔ نماز کی ادائیگی کرنے کے بعد جب دوبارہ ٹی وی آن کیا گیا تو اس وقت میرا خطبہ ایم ٹی اے پہ چل رہا تھا۔ جو غیر از جماعت تھے انہوں نے بڑے غور سے خطبہ سنا، مجھے دیکھتے رہے اور انگلش زبان میں کیونکہ آ رہا تھا تو معلم نے کہا میں آپ کے لیے ترجمہ کر دیتا ہوں تو کہنے لگے کہ

مجھے سمجھ نہیں آ رہی مگر مَیں خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ یہ شخص جو بول رہا ہے یہ جھوٹ نہیں بول سکتا اور اگر یہ جماعتِ احمدیہ کا خلیفہ ہے تو جماعت کبھی جھوٹی نہیں ہو سکتی

اور انہوں نے اسی وقت پھر احمدیت قبول کرنے کا اعلان کیا۔

مالی

سے وہاں کے معلم لکھتے ہیں کہ ایک شخص ہمارے مشن آیا اور بتایا کہ مَیں باقاعدگی کے ساتھ آپ کا ریڈیو سنتا ہوں اور بیعت کرنا چاہتا ہوں۔موصوف نے بیعت فارم پُر کرلیا۔ چونکہ یہ پڑھے لکھے تھے اس لیے کہنے لگے کہ اگر کوئی لٹریچر فرنچ زبان میں ہے تو مجھے دیں تا کہ مَیں اس سے بھی استفادہ کروں اور اپنے ساتھیوں کو بھی دوں۔معلم نے انہیں وہ کتاب دی جو مختلف لیکچر ہیں۔ امن کے اوپر میرے ایڈریس ہیں۔ ورلڈ کرائسز اینڈ پاتھ وے ٹو پیس(World Crisis and the Pathway to Peace)۔اس کا فرنچ ترجمہ ان کو دیا۔ انہوں نے وہیں کتاب کھولی۔ جب انہوں نے تصویر دیکھی تو رونے لگ گئے۔ پھر انہوں نے بتایا کہ پہلے میں گابون میں تھا اور خدا سے ہمیشہ سیدھے رستے کی ہدایت مانگتا تھا۔ اس وقت میں نے بے شمار دفعہ خلیفۃ المسیح کو خواب میں دیکھا ہے اور مجھے پتہ تو نہیں چلتا تھا کہ یہ کون شخص ہے۔ آج مجھے سمجھ آئی ہے کہ میری دعا قبول ہوگئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے میری راہنمائی فرمائی۔

نَسْمَہ صاحبہ ہیں

عرب

عورت ہیں۔ کہتی ہیں کہ بیعت سے دو سال قبل مَیں نے پہلی دفعہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی تو مخاطب کر کے عرض کیا، عرب ہیں ناں تو کہتی ہیں کہ تصویر کو مخاطب کر کے کہا۔ اس سے پہلے وہ ذکر کر رہی ہیں کہ آپ نے بچے کا ذکر کیا تھا جس نے ٹیڑھی میڑھی لکیریں کھینچی ہوئی تھیں اور یہ لکھا تھا کہ حضور مجھے آپ سے پیار ہے۔ بہرحال کہتی ہیں بچے جھوٹ نہیں بولتے اور میرے دل پہ اس کا بڑا اثر تھا۔ انہوں نے بھی بیعت کر لی۔ کہتی ہیں کہ لیکن مَیں نے کچھ عرصہ کے بعد تصویر دیکھی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ کے خدوخال تو بتاتے ہیں کہ آپ نیک آدمی ہیں اور جھوٹ نہیں بولتے لیکن اس کے باوجود میں آپ کی اس بات پہ تصدیق نہیں کرسکتی کہ آپ آسمانی مبعوث ہیں۔ کہتی ہیں میں نے مطالعہ کیا اور اس کے دو سال کے بعد 2016ء کے شروع میں بیعت کر لی۔ اس کے باوجود خلافت کے بارے میں دل میں شک تھا۔ میرے نفس کا شیطان کہتا تھا کہ خلافت کے دعوے دار کو میں کیسے اپنی زندگی کا کنٹرول دے دوں۔ کیوں مَیں ایسے شخص کو خط لکھوں اور اپنے حالات بتاؤں۔ خلافت کا کیا فائدہ ہے؟ کہتی ہیں لیکن یہ شک حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب ’خلافتِ راشدہ‘ اور آپ کی کتاب ’نظامِ خلافت اور اطاعت‘ کے مطالعہ سے زائل ہوگیا۔ مجھے ساری باتوں کی وضاحت ہوگئی۔ پھر مَیں نے خط لکھا اور جو آپ کا جواب آیا اس سے وہ شک کلیۃً ختم ہوگیا اور یقین ہوگیا کہ خلافت بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں پر چلنے والی ہے۔ پھر لکھتی ہیں کہ جو محبت خدا تعالیٰ خود دلوں میں ڈالتا ہے وہ خوب مضبوطی سے ڈالتا ہے اور ہمیں اس کا سبب معلوم نہیں ہوتا۔ پھر کہتی ہیں اسی لیے اکثر احمدیوں کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے محبت اور آپ کے خلفاء سے عموماً اور آپ سے خصوصاً بچوں کی سی محبت ہے۔ بیعت سے قبل ہمیں اس قسم کی محبت کا کوئی اندازہ نہیں تھا۔

نائیجیریا

سے سرکٹ مشنری کہتے ہیں کہ ایک مجلس سوال و جواب کے دوران لوگوں کی اس بات پہ بحث چلی کہ بچوں کو باپ کے نام کی مناسبت کے ساتھ پکارنے کی بجائے ان کے فیملی نام جو ان کے آباؤ اجداد کے چلے آ رہے ہیں اس کے ساتھ پکارا جائے۔ اس پر انہیں بتایا گیا قرآنِ کریم کی تعلیم ہے کہ بچوں کو ان کے اپنے باپوں کے نام کے ساتھ پکارو جس پر بعض بالخصوص غیر احمدی اور نومبائع حضرات ابھی پوری طرح مطمئن نہیں تھے مگر دو دن کے بعد کہتے ہیں جب آپ صحابہ پر خطبہ دے رہے تھے تو حضرت زید بن حارثہؓ کے واقعات بیان کیے اور یہ بتایا کہ عرب زید کو زید بن محمد کہنے لگے تھے تو اللہ تعالیٰ کا حکم آیا کہ انہیں ان کے باپ کے نام سے یاد کیا جائے۔ یہ خطبہ سن کر ساری جماعت اور وہ احباب بھی بہت خوش ہوئے جو دو دن پہلے یہ بحث کر رہے تھے کہ اب خلیفۂ وقت نے ہماری راہنمائی کر دی ہے۔بعض لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ ان دو دنوں میں مبلغ نے شاید وہاں خلیفۂ وقت کو خبر پہنچائی ہو تب انہوں نے ذکر کر دیا ہے لیکن اس نے کہا مَیں نے تو کچھ نہیں بتایا۔ تو پھر یہ کہتے ہیں کہ ہمیں بڑی خوشی ہوئی کہ ہمارے اللہ تعالیٰ نے خود ہی ہمارے سوال کا جواب دلوا دیا اور اس خوشی میں جماعت کے ایک فرد نے، امیر آدمی نے ایک اَور بڑا ٹی وی ایم ٹی اے دیکھنے کے لیے خریدا کہ مسجد کے اس حصہ میں لگوایا جائے جہاں لجنہ ہیں اور عورتیں بیٹھی ہیں تا کہ وہ بھی خلافت کی برکات سے محروم نہ ہوں۔ کہنے لگے

خلافت تو دلوں میں بولتی ہے۔

اب ان دُور دراز علاقوں میں رہنے والے جو احمدی ہیں مختلف ممالک میں مختلف قوموں کے ہیں، نسلوں کے ہیں ان میں خلافت سے یہ تعلق کون پیدا کر رہا ہے! یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہے ورنہ انسانی سوچ اس کا احاطہ نہیں کرسکتی۔

پھر

ناروے

سے ایک خاتون بریفان صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں کہ ہر سچا احمدی کہتا ہے کہ ہمارے پیارے حضور ہمارے دلوں اور آنکھوں میں بستے ہیں اور ہم ان کے لیے دعا کرتے ہیں۔

اس دنیا میں ہمارا کوئی ہم و غم نہیں سوائے اس کے کہ آپ کو خوش کرنے اور آپ کا بوجھ بانٹنے کے طریقے سوچیں۔

آپ نے خطبات میں بیان فرمایا کہ کیسے صحابہ کرامؓ نے اپنے جسموں پر تیر لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی اور حملوں کے سامنے ڈٹے رہے۔ اس نظارے کو سوچ کر میری آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں اور سوچتی ہوں کہ اگر مَیں ایسے موقع پر ہوتی تو کیا کرتی۔ یہ عرب عورت ہیں۔ کیا ڈٹی رہتی؟ پھر دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ان صحابہؓ کی طرح خلیفۂ وقت اور خلافت کی اپنے دل و جان اور مال اور اولاد کو قربان کر کے بھی حفاظت کریں۔ کئی سال سے مَیں نماز میں دعا کرتی ہوں کہ جتنے آپ کے ہمّ و غم اور جتنی ذمہ داریاں ہیں اللہ تعالیٰ آپ پر ان سب کی تعداد کے برابر فرشتے نازل فرمائے جو آپ کو اپنے گھیرے میں رکھیں۔

پس یہ ہے وہ اخلاص و وفا کا تعلق جو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں پیدا کر رہا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک اللہ تعالیٰ یہ وفا و اخلاص میں بڑھنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو عطا فرماتا رہے گا۔ خلافت احمدیہ کو عطا فرماتا رہے گا۔ دنیا دار اس کو نہیں سمجھ سکتے۔

جرمنی

میں ایک عرب نے بیعت کی تو اس کے واقف کار نے اسے کہا کہ کیا تم قادیانی ہو گئے ہو؟ اس نومبائع نے جواب دیا، یہ عرب تھا، کہ تم لوگ یہاں سو عرب ہو۔تم لوگ کسی بات پر اکٹھے نہیں ہو سکتے ہو۔

جماعتِ احمدیہ میں ایک امام ہے اور اس کے کہنے پر جماعت اٹھتی ہے اور بیٹھتی ہے اور اسی لیے اس کے کاموں میں برکت ہے۔

تو اب بتاؤ تمہارے میں کیا خوبی ہے جو مَیں تمہارے ساتھ مل جاؤں اور ان کو چھوڑ دوں؟

پس جب تک خلافت سے ہر احمدی چمٹا رہے گا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنتا رہے گا۔ اس کے لیے ہمیں اپنے عملوں کو بھی خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق ڈھالنا ہوگا تبھی یہ نعمت فائدہ دے گی۔ یہی

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو لوگ ایمان لانے کے ساتھ اپنے عمل اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق رکھیں گے وہ خلافت کی برکات سے فیض پاتے رہیں گے۔

یعنی ہم اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان لاتے ہوئے اس کی عبادت کا حق بجالانے والے بھی ہوں اور ہمارا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کی تلاش کرنے والا ہو تبھی ہم یہ فیض پائیں گے۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے۔عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرّہ بھر فساد نہ ہو۔‘‘ آپؑ فرماتے ہیں ’’...اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عملِ صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔ سمجھ لو کہ جب تک تم میں عمل صالح نہ ہو۔صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 274-275)

پس ہمیں اپنے جائزے لیتے رہنا چاہیے کہ کسی وقت بھی شیطان ہم پر حملہ نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے باپ دادا کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے کی توفیق دی یا ہمیں آپ کو ماننے کی توفیق دی یہ

اس کا احسان ہے اور اس احسان کے فیض کو جاری رکھنے کے لیے ہمیں مستقل اپنے ایمان کو بڑھانے اور ایمان پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم میں سے ہر ایک اس فیض سے بھی حصہ پاتا رہے جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی فرمایا یعنی خلافت کا نظام۔

پس اپنے جائزے لیتے رہنے کی ضرورت ہے کہ کس قدر ہم خلافت سے اپنے آپ کو جوڑنے والے ہیں تا کہ ہم خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو ایک ہو کر دنیا میں قائم کرنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں: ''تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔'' یعنی اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ اس کی طرف بڑھنے کا میدان خالی ہے۔ ''ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔'' خدا کی طرف آنے کی طرف دنیا کی توجہ نہیں۔ ''وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں'' یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے والے دروازے کی طرف سے داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ''ان کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔''

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 308-309)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ''خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔''

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

یہ سب باتیں آپؑ نے رسالہ الوصیت میں فرمائی ہیں جس میں خلافت کے جاری ہونے کی بھی آپ نے خوشخبری فرمائی تھی۔ پس آپؑ کا یہ فرمان اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ

ہر احمدی کا خلافت سے بھی اخلاص و وفا کا تعلق ہونا چاہیے اور وہی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں گے جو اس معیار کو حاصل کرنے والے ہوں گے اور جب یہ ہو گا تبھی ہم آج یوم خلافت منانے کے حق کو ادا کرنے والے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ وہ خلافت سے بیعت کے حق کو بھی ادا کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بھی حاصل کرنے والے ہوں۔

آج یہ تھوڑا سا مختلف اعلان بھی ہے کہ

آج گھانا جماعت اپنا جلسہ کر رہی ہے

دو روزہ جلسہ ہے۔ 27، 28 کو اور بستان احمد میں جلسہ ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ملک بھر میں 119 سینٹرز بنائے ہیں ان میں بھی پانچ بڑے اجتماعی سینٹر ہیں اور ان کا رابطہ آپس میں آڈیو ویڈیو کے ذریعہ سے ہے۔ گھانا جماعت کی ابتدا فروری 1921ء میں ہوئی تھی۔ مولانا عبدالرحیم نیر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں لندن سے روانہ ہو کر گھانا پہنچے تھے گذشتہ سال گھانا جماعت اپنی سو سالہ تقریبات منعقد کرنا چاہتی تھی لیکن کووڈ کی وجہ سے کوئی پروگرام منعقد نہیں ہو سکا۔ اس لیے اب انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ 22ء اور 23ء دو سال یہ پروگرام جاری رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا جلسہ بھی ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور ان کو، سب احمدیوں کو اخلاص و وفا میں بڑھاتا چلا جائے۔

اسی طرح

گیمبیا کا بھی جلسہ سالانہ آج ہو رہا ہے

یہ بھی تین دن کا جلسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 17؍ جون 2022ء)

رپورٹ: فضل احمد مجوکہ۔ نمائندہ الفضل آن لائن پرتگال

جماعت احمدیہ پرتگال کا جلسہ یومِ مسیح موعودؑ

مؤرخہ 20 مارچ 2022ء بروز اتوار جماعتِ احمدیہ پرتگال کے زیر اہتمام مشن ہاؤس میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت خاکسار فضل احمد مجوکہ صدر و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ پرتگال نے کی۔ اس جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ جلسہ کا آغاز سورۃ الجمعہ کی آیات 1-6 کی تلاوت سے ہوا جو کہ مکرم مشہود جالو صاحب نے کی، ان آیات کا پرتگیزی اور اُردو ترجمہ بھی پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم السینی سعیدی صاحب نے

حضرت مسیح موعودؑ کے عربی قصیدہ ''یَاعَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ'' سے چند منتخب اشعار پڑھے جن کا پرتگیزی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور غیروں کا اعتراف'' کے موضوع پر پرتگیزی میں تقریر پیش کی۔ بعد ازاں مکرم لقمان احمد چیمہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم اردو کلام سے چند اشعار اپنی خوبصورت آواز میں پڑھ کر سنائے جن کا پرتگیزی ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ اس کے بعد مکرم استاذ محمد صالح طورے صاحب نے گنی بساؤ کی زبان کریول میں تقریر کی جس کا عنوان ''حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کی سچائی'' تھا۔ اس کے بعد ایک طفل عزیزم رانا ثمر احمد صاحب نے کلامِ محمود سے نظم ''وہ قصیدہ میں کروں وصفِ مسیحا میں رقم'' سے چند اشعار پیش کیے، ان اشعار کا پرتگیزی ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ اس پروگرام کی آخری تقریر مکرم حمید اللہ ظفر صاحب مبلغ سلسلہ نے اردو اور کریول زبان میں ''جماعت احمدیہ کا آغاز اور شاندار مستقبل'' کے موضوع پر پیش کی۔ جلسہ کا اختتام اجتماعی دُعا سے ہوا، اس جلسہ کی کل حاضری 80 تھی۔ جس میں سے 60 افراد مشن ہاؤس میں آ کر اس جلسہ میں شامل ہوئے جبکہ 20 افرادِ جماعت Zoom اور WhatsApp کے ذریعہ اس جلسہ میں شمولیت اختیار کی۔ اس موقع پر جلسہ میں شامل ہونے والے تمام افرادِ جماعت کے لیے طعام اور چائے کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل کرنے اور خلافتِ احمدیہ سے ہمیشہ اطاعت اور وفا کا تعلق رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

رپورٹ: احمد طاہر مرزا۔ نمائندہ الفضل آن لائن گھانا

ہیومینٹی فرسٹ انٹرنیشنل کی گھانا میں سرگرمیاں

مورخہ 8 دسمبر 2021ء کو جناب ڈاکٹر حافظ بن صالح، اپر ویسٹ گھانا کے ریجنل وزیر نے ہیومینٹی فرسٹ گھانا سے اپیل کی کہ وہ ہیومینٹی فرسٹ کی اسکیموں میں اس خطے کو ترجیح دیتے رہیں تا کہ یوں تیز رفتار ترقی میں ہمارے علاقہ کو بھی مدد مل سکے۔ انہوں نے کہا کہ صحت کے شعبے کے علاوہ اور بھی بہت سے شعبے ہیں جو ترقی میں تعاون کے لیے ان کے ساتھ شراکت کر سکتے ہیں۔ جناب ڈاکٹر بن صالح نے جماعت احمد یہ گھانا کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ہیومینٹی فرسٹ گھانا کی ایک ٹیم جس میں ہیومینٹی فرسٹ یو کے کے دو میڈیکل ڈاکٹرز بھی شامل تھے سے ملاقات کی ہے۔ انہوں نے اس علاقے کی سماجی و اقتصادی ترقی میں جماعت احمدیہ کے تعاون کو سراہا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس علاقے کے لوگ واقعی خلوص دل سے جماعت احمدیہ کی اس علاقے میں سماجی و اقتصادی ترقی میں تعاون کو سراہتے ہیں، بالخصوص تعلیم اور صحت کے شعبوں میں جماعتی سرگرمیاں قابل ستائش ہیں۔ اس لیے میں آپ کے دورے کو ہیومینٹی فرسٹ اور اپر ویسٹ ریجن کے صحت کے شعبے کے درمیان ایک مضبوط بنیاد کی کڑی رکھنے کے تناظر میں دیکھتا ہوں۔

یہ اس لیے بھی ضروری تھا کیونکہ اس علاقہ کے لوگوں کے لیے صحت کا مسئلہ ایک بہت بڑا چیلنج تھا۔ اس خطہ میں مختلف کلینکس، ہیلتھ سینٹرز اور ہسپتال کافی نہیں ہیں اور مزید اضافہ کی ضرورت ناگزیر ہے۔

ڈاکٹر بن صالح نے اس امر پر اظہار خوشنودی کیا کہ برطانیہ کے ماہر ڈاکٹروں کے آنے سے ٹریننگ کے ذریعے مختلف ہسپتالوں میں صحت کے پیشہ ور افراد کی صلاحیت کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔ ریجنل وزیر نے مزید کہا کہ یہ ریجن ہیومینٹی فرسٹ کے ساتھ طویل المدتی تعلقات قائم کرنے کے لیے تیار ہے، انہیں ایسا کرنے کے عزم پر کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

ہیومینٹی فرسٹ گھانا کے چیئرمین الحاج فاروق علی گبونگتا نے بتایا کہ اگرچہ وہ شمالی گھانا میں تقریباً 20 سال سے کام کر رہے ہیں، تاہم، یہ پہلا موقع تھا جب وہ اپر ویسٹ ریجن میں آئے ہمیں خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہیومینٹی فرسٹ گھانا اوسطاً ہر سال پانی کے لئے تقریباً 10 بورہول بناتی ہے اور ان میں سے تقریباً 30 کی تزئین و آرائش کرتی ہے، اور یہ کہ انہوں نے علم برائے زندگی پروگرام کے تحت متعدد اسکول بھی تعمیر کیے ہیں۔ ہم وہ دوسرے ممالک سے ڈاکٹرز کی خدمات حاصل کر رہے ہیں لیکن یہ پہلا موقع ہے جب وہ برطانیہ سے ڈاکٹرز حاصل کر رہے ہیں جنہوں نے اپنی خدمات رضا کارانہ طور پر دینے کے لیے اپر ویسٹ ریجن کا انتخاب کیا۔

اس موقعہ پر ڈاکٹر اظہر صدیق، ہیومینٹی فرسٹ یو کے، ای این ٹی کنسلٹنٹ نے کہا کہ انہوں نے انسانی وسائل کے سرمائے کو تربیت دے کر طبی دیکھ بھال کو آگے بڑھانے کے لیے گلوبل ہیلتھ کے ساتھ منسلک کیا ہے۔ وہ رضا کارانہ طور پر انسانیت کی بھلائی کے لیے کام کر رہے ہیں۔ اس لیے وہ علاقے میں مقامی ٹیم کے ساتھ مل کر ضرورت کے علاقوں کی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں تا کہ وہ خلا کو پر کرنے میں مدد کر سکیں۔ وہ اپنے کام کو صحت کے شعبے کے علاقائی اہداف کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی کوشش کریں گے تا کہ ایک مشترکہ مقصد حاصل کیا جا سکے، اور یہ کہ ان کی ضرورتوں کا جائزہ لیا جا چکا ہے اور اس بنیاد پر انہوں نے اس خطے کا انتخاب کیا ہے۔ ڈاکٹر اظہر صدیق صاحب نے اپنی تمام نیک تمناؤں اور اس خطہ کے ساتھ طویل مدتی تعلقات قائم کرنے کی خواہش کا یقین دلایا۔ ان کے ہمراہ دوسرے ڈاکٹر مکرم اعجاز احمد، ہیومینٹی فرسٹ یو کے کے چائلڈ اسپیشلسٹ ہیں۔

تکمیل حفظ قرآن کریم

مکرم ثناء اللہ ورک، قارئین کے لئے یہ خوشی کی خبر بھجواتے ہیں کہ

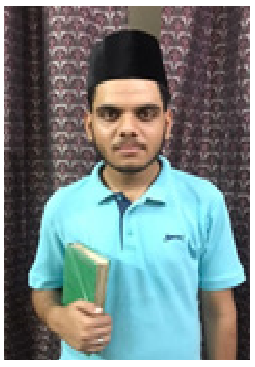

خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 13 نومبر 2021ء کو عزیزم منصور احمد ابن مکرم محمود احمد نے تکمیل حفظ القرآن کی سعادت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ عزیزم کے لیے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ آمین

عزیزم نے 2/نومبر 2018ء کو حفظ شروع کیا اور 13 نومبر 2021ء تین سال دو ماہ گیارہ دن میں قرآن کریم کا حفظ مکمل کیا۔

الحمدللہ علی ذالك

حفظ قرآن سے قبل قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کی سعادت مکرمہ فرحانہ مقصود (عزیزم کی تائی امی) اہلیہ محترم مقصود احمد کو ملی۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ یاد رکھنے اور دوسروں کو سکھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مظفر احمد ڈوگر یہ اعلان بھجواتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ سکینہ بیگم صاحبہ بوجہ گلا خراب بخار اور یورن انفیکشن چار دن سے بیمار ہیں اور طبیعت کافی خراب ہے۔ قارئین الفضل سے ان کی صحت و شفا یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو صحت و سلامتی والی لمبی اور فعال عمر عطا فرمائے۔ آمین

UK سے آئے ہوئے دو ڈاکٹر (مکرم اظہر صدیق، مکرم سجاد احمد) کے ہمراہ احمدیہ مسلم مشن، اکرا گھانا (دفتر امیر گھانا) میں مکرم امیر و مشنری انچارج گھانا الحاج مولوی نور محمد بن صالح، چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ اور مرکزی عاملہ کے چند ممبران کا الوداعی گروپ فوٹو

مکرم امیر و مشنری انچارج گھانا، مکرم ڈاکٹر اظہر صدیق، مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد

سید جمیل احمد

مالی قربانی اور اس کے ثمر

قربانی میں دی ہوئی دو انگوٹھیاں اللہ تعالیٰ نے اولاد کی صورت میں واپس کر دیں

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَھُمۡ بِالَّیۡلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَھُمۡ اَجۡرُھُمۡ عِنۡدَ رَبِّھِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡھِمۡ وَلَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ

(البقرہ:275)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انفاق فی سبیل اللہ کرنے والوں کے بارے میں فرمایا کہ ان کو کسی قسم کا خوف نہیں ہوتا۔ جب کوئی انسان صدق دل سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے دل کی حالت کو بدل دیتا ہے اور اس میں ایک تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ خاکسار خود اس چیز کا گواہ ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ دلوں کی حالت کو بدلتا ہے۔ جس واقعہ کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں اس سے پہلے میری حالت اور طرح کی تھی۔ میں چندہ ادا تو کرتا تھا لیکن آہستہ آہستہ پورے سال میں پورا کرتا۔ اس واقعہ کے بعد خدا نے دل کی حالت بدل دی اور اب کوشش ہوتی ہے کہ خلیفۂ وقت کے زبان مبارک سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے الفاظ ادا ہوتے ہی اسی وقت ادائیگی کر دی جائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر سارا سال اس کے ثمرات سے مستفیذ ہونے کا موقع ملتا رہے اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ ایسی جگہوں سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے انسان گمان بھی نہیں کرسکتا۔ جیسے کہ وہ خود قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ؕ وَمَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسۡبُہٗ

(الطلاق:4)

خاکسار کی شادی مارچ 2015ء میں ہوئی۔ خاکسار اللہ کے فضل سے مربی سلسلہ ہے اور میدان عمل میں خدمت کی توفیق پا رہا ہے۔ جیسا کہ قارئین جانتے ہیں کہ جب شادی ہوتی ہے تو کچھ عرصہ بعد یہ سوال لوگ پوچھنا شروع کر دیتے ہیں کہ کیا کوئی اولاد ہے؟ شادی کے شروع کے ایام میں تو اس سوال پر اتنا برا محسوس نہیں ہوتا لیکن جوں جوں وقت گزرتا ہے تو پھر یہ سوال الجھن میں مبتلا کر دیتا ہے اور اگر کسی دیہی جماعت میں ہوں تو پھر صورتحال اور بھی مشکل ہو جاتی ہے۔ مختلف لوگ آپ کو مختلف مشورے دیتے ہیں کہ یہ کرو، یہ دوا استعمال کرو۔ عورتیں خاص طور پر زیادہ اس طرح کے سوالات زیادہ کرتی ہیں۔

میری شادی کو ہوئے ابھی اتنا عرصہ تو نہیں ہوا تھا۔ 10,9ماہ ہی ہوئے تھے لیکن گاؤں میں رہنے کی وجہ سے زیادہ محسوس ہوتا تھا۔ شادی کے وقت خاکسار کی تقرری ایک گاؤں میں تھی پھر میرا تبادلہ ایک شہری جماعت میں ہوگیا۔ جہاں کچھ سکون تو ملا کیونکہ شہر کے لوگ مختلف طبیعتوں کے ہوتے ہیں۔ لیکن اب ہمیں بھی محسوس ہوتا تھا کہ کافی وقت گزر چکا ہے اور ابھی تک امید پیدا نہیں ہوئی۔ چنانچہ میری اہلیہ کی ایک جاننے والی نے چندہ کی تحریک کی۔ اس کے بعد ہم رخصت پر اپنے آبائی گھر آئے ہوئے تھے تو ایک روز ہم دونوں نے سوچا۔ ایسا کرتے ہیں ہمارے پاس جو سب سے قیمتی چیز ہے اسے خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کرتے ہیں۔ جب ہم نے غور کیا تو سوائے زیور کے ہمارے پاس اور کچھ نہ تھا تو میری اہلیہ نے سب سے پہلے اپنی دو انگوٹھیاں دیں۔ جو ہم نے ایک تحریک جدید میں اور ایک وقف جدید میں دے دی۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہفتہ کے اندر ہی اللہ تعالیٰ نے امید پیدا کر دی۔ اس کے کچھ دنوں بعد خاکسار جب جماعت کے مختلف کاموں سے فارغ ہو کر گھر واپس آیا تو میری اہلیہ نے مجھے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک پرانا خطبہ پڑھنے کے لئے دیا اور ایک واقعہ کی طرف نشاندہی کی۔ جب میں نے خطبہ پڑھا تو اس میں ایک فیملی کا ذکر تھا کہ ان کی بھی کئی سالوں سے اولاد نہیں ہو رہی تھی تو انہوں نے چندہ دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو جڑواں بچوں سے نوازا۔ میرے منہ سے بھی بے ساختہ نکلا۔ ''کیا پتا خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ کرے۔''

چنانچہ مہینہ ڈیڑھ کے بعد جب ہم چیک اپ کروانے ڈاکٹر کے پاس گئے تو ڈاکٹر نے الٹرا ساؤنڈ کی رپورٹ میں بتایا کہ یہ جڑواں بچے ہیں۔ تو میں نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دونوں انگوٹھیاں واپس کر دیں ہیں۔ اس کے بعد میں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بچوں کے نام تجویز کرنے کے لئے درخواست کی تو حضور نے از راہ شفقت بچوں کے نام سید سہیل احمد اور سیدہ شافعہ تجویز فرمادئے۔ جو نام آئے وہ صرف دو تھے ایک بچے کا اور ایک بچی کا۔ میرے گھر والوں نے کہا کہ دوبارہ لکھو کیوں کہ اگر دو بیٹے پیدا ہو گئے یا دو بیٹیاں پیدا ہوگئیں تو نام صرف ایک ایک کا ہی ہے۔ میں نے کہا میں دوبارہ نہیں لکھ سکتا۔ اللہ تعالیٰ ان کو قبول فرمائے۔ جب پیدائش کا وقت قریب آیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچوں کی پیدائش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک بیٹے اور ایک بیٹی سے نوازا۔ جن کے نام سید سہیل احمد اور سیدہ شافعہ محمود ہے جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ زچگی کے وقت بھی اللہ تعالیٰ نے خاص فضل فرمایا اور دونوں بچوں کی پیدائش نارمل ہوئی۔

میری اہلیہ جسمانی ساخت کے اعتبار سے زیادہ صحت مند نہیں۔ اس لئے جو بھی میری اہلیہ کی ظاہری حالت کو دیکھتا ہے اسے جڑواں بچوں کے ہونے کا یقین نہیں آتا مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ یہ بچے خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور خلیفہ وقت کی مبارک تحریک پر لبّیک کہنے اور انفاق فی سبیل اللہ کا زندہ نشان ہیں۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذلک۔ اللہ تعالیٰ کے اتنے بڑے انعام کو دیکھ کر میری اہلیہ نے اپنا سارا زیور اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔ الحمد للّٰہ ثم الحمد للّٰہ۔

اس واقعہ کا علم جب میرے استاذی محترم شبیر ثاقب صاحب کو ہوا تو انہوں نے اصرار کیا کہ آپ یہ واقعہ لکھ کر الفضل میں دیں۔ کیونکہ یہ جماعت کی امانت ہے اس لئے خاکسار یہ ارسال کر رہا ہے۔

دعا کا تحفہ

مصیبت سے نجات حاصل کرنے کی دعا

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت یونسؑ نے مچھلی کے پیٹ میں جو دعا کی تھی کوئی بھی مسلمان وہ دعا کرے تو قبولیت کا موجب ہوتی ہے۔ روایات میں ہے کہ اس دعا کے بعد کَذٰلِكَ نُنۡجِي الۡمُؤۡمِنِيۡنَ کا وعدہ ہے کہ جو مومن بھی اعتراف ظلم کر کے دعا مانگے گا اس کی دعا قبول ہو گی۔

(تفسیر قرطبی جزء11صفحہ 334)

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ ٭ۖ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۸۸﴾

(الانبیاء:88)

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے۔ میں یقیناً ظلم کرنے والوں میں سے تھا۔

(قرآنی دعائیں از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 13)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

مظفر احمد فضل (واقف زندگی)۔ قادیان

بھائی عبد الرحیم دیانت مرحوم، درویش قادیان

محترم بھائی عبد الرحیم کے مشفقانہ تعلقات خاکسار کے ساتھ اس وقت سے تھے جب خاکسار 1964ء سے جامعہ احمدیہ قادیان میں زیر تعلیم تھا اس وقت جامعہ میں داخلہ کے لیے ہندوستان کے دور دراز علاقوں سے طلباء قادیان آتے تھے قادیان کے روحانیت سے بھرپور ماحول میں طلباء بورڈنگ احمدیہ میں رہتے تھے پابندیاں بہت زیادہ تھیں درویشان قادیان ہی اپنے بچوں کی طرح ہمارا خیال رکھتے تھے اور اپنے مشفقانہ سلوک سے بچوں کو اپنے والدین کی یاد سے بے نیاز کر دیتے انہی میں سے مکرم بھائی عبد الرحیم دیانت مرحوم بھی تھے آپ کی رہائش چونکہ مسجد مبارک کے سامنے تھی اپنی چھوٹی سی دکان میں آپ موجود رہتے۔طلبا جامعہ احمدیہ جب بھی قطار بنا کر مسجد میں جاتے تو محترم بھائی جی مرحوم سے ضرور سلام علیک ہوتی اور ان کی محبتوں اور دعاؤں سے اپنے دامن بھر لیتے مرحوم سادہ مزاج درویش صفت اور ہمیشہ چست رہتے اور طلبا کو بھی چست رہنے کی تلقین کرتے دارالمسیح کے قریب رہنے اور قادیان کے پرانے رہائشی ہونے کی وجہ سے دار المسیح اور مقامات مقدسہ کی قدر خوب جانتے تھے۔ اور طلبا کو دارالمسیح کے تبرکات سے مستفیض فرماتے۔

جب خاکسار حیدر آباد دکن سے اہلیہ کو ساتھ لے کر قادیان میں خدمت کرنے اور رہائش کے لئے حاضر ہوا تو محلہ ناصر آباد میں ہمیں ایک پرانا گھر الاٹ ہوا میں چونکہ دور دراز علاقے سے آیا تھا اس لئے گھریلو سامان اپنے ساتھ نہ لا سکا جب ہم اپنا گھر سنبھالنے لگے تو کئی چیزوں کی ضرورت محسوس ہوئی خاکسار نے محترم بھائی جی مرحوم سے اپنی پریشانی کا ذکر کیا۔ آپ کے پاس ضروری چیزوں کا ایک خزانہ تھا بڑی فرخندہ پیشانی سے میری بعض ضرورتیں پوری کیں اس زمانہ میں مکسر کا رواج بہت کم تھا سِل بٹہ پر ہی سب چیزیں پیسی جاتی تھیں مرحوم نے ہمارے لئے سِل بٹا مہیا کر دیا جو کہ اب تک ہمارے پاس محفوظ ہے۔۔۔

سٹوو میں مٹی کا تیل استعمال ہوتا تھا ہمیں ایک کنستر کی ضرورت تھی جس میں ٹونٹی لگی ہو۔ تیل آسانی سے سٹوو میں منتقل ہوجائے مرحوم نے فوراً مطلوبہ کنستر مہیا کر کے ہماری پریشانی دور کر دی مرحوم ہر قسم کے کام کر لیتے تھے گھروں کی چھوٹی موٹی مرمتیں بھی کر دیتے ایک مرتبہ فرمایا کہ آپ واقف زندگی ہیں واقفین کی آمد کم ہوتی ہے گھر میں مرغیاں وغیرہ پال لیں میں نے عرض کیا اس کے لئے ڈربہ چاہئے جو ہمارے پاس نہیں ہے دوسرے ہی دن میرے گھر آ کر ڈربہ بنا دیا اور سالہا سال تک ہم اس سے فائدہ اٹھاتے رہے الحمدللہ۔ آپ ہر فن مولیٰ تھے ہر خدمت کے لئے ہروقت تیار رہتے۔ دعا گو شفیق اور مہربان بزرگ تھے جب بھی کوئی مشکل آتی ہے تو آج بھی مرحوم بزرگ کی یاد آتی ہے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ آپ اپنی بیٹی کا ذکر کرتے تھے جو تعلیم حاصل کر رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرماتا رہے اور آپ کی نسلوں کو آپ کی دعاؤں کا اور کردار و اخلاق کا وارث بنائے۔ آمین۔

فقہی کارنر

حضرت عبد اللطیف شہیدؓ کا زیارت مسیح موعود کرنا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

چونکہ وہ میری شناخت کر چکے تھے کہ یہی شخص موعود ہے۔ اس لئے میری صحبت میں رہنا اُن کو مقدم معلوم ہوا، اور بموجب نص اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ (النساء:60) حج کا ارادہ انہوں نے کسی دوسرے سال پر ڈال دیا اور ہر ایک دل اس بات کو محسوس کرسکتا ہے کہ ایک حج کے ارادہ کرنے والے کے لئے اگر یہ بات پیش آجائے کہ وہ اس مسیح موعود کو دیکھ لے جس کا تیرہ سو برس سے اہل اسلام میں انتظار ہے تو بموجب نص صریح قرآن اور احادیث کے وہ بغیر اس کی اجازت کے حج کو نہیں جا سکتا۔ ہاں باجازت اس کے کسی دوسرے وقت میں جا سکتا ہے۔

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 49)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

ایک سبق آموز بات

عیادت

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر جو حقوق ہیں ان میں سے ایک اس کی عیادت اور تیمارداری کرنا بھی ہے۔ گو کہ اسلام نے ہمیں ہر طرح کے آداب سکھلائے ہیں۔ لیکن اسلام کے ان وضع کردہ اصولوں کے باوجود ہمارے عمومی رویے بعض اوقات کہیں نہ کہیں تکلیف کا باعث بن جاتے ہیں۔

عیادت کو جائیں تو مریض کا حوصلہ بڑھانے والی گفتگو کرنی چاہیے۔ ایسی مثالیں نہیں بیان کرنی چاہئیں کہ فلاں کو بھی یہ مرض تھا وہ تو اللہ کو پیارا ہوگیا۔ یا یہ کہ اس طرح کے مرض سے فلاں کا بہت برا حال ہوا۔ بلکہ حوصلہ افزا اور زندگی کی طرف کھینچنے والی مثالیں بیان کرنی چاہئیں۔

دوسری عمومی غلطی جو ایسے موقع پر کی جاتی وہ یہ ہے کہ مریض کی محبت یا ہمدردی میں ایسے الفاظ بولے جاتے کہ جن سے یہ ثابت ہوتا گویا خدا تعالیٰ (نَعُوۡذُ بِاللّٰہِ) بہت ظالم ہے۔

کہیں اس کے متضاد یہ رویہ اختیار کیا جاتا کہ مریض کی تکلیف کو اس کے ساتھ خدا تعالی کی ناراضگی کا سبب یا ابتلاء کا نام دے دیا جاتا ہے۔ بیان کردہ ہر دو رویوں کو اختیار کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے اور مریض کو خدا تعالیٰ کا پیارا، رحیم چہرہ دکھلاتے ہوئے اس شخص کے ساتھ ایسی مثبت گفتگو کرنی چاہیے کہ جو زندگی کی رمق پیدا کرنے والی، زخم پر مرہم کا کام دینے والی، دُکھوں کو مندمل کرنے والی ہو۔ نا کہ افسردگی اور دل آزادی کا باعث۔

مرسلہ: ثمرہ خالد جرمنی

20/جون2022ء

		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:11	19:05
مدینہ منورہ	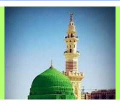	04:02	19:13
قادیان		03:43	19:37
ربوہ		03:23	19:17
اسلام آباد ٹلفورڈ	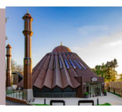	03:18	21:22